خلقت مبرا من کل عیب

کلماتِ خیر

درجوابِ

ہفواتِ زبیر

اسیر دیار حبیب

علامہ ابو الرضا اللہ بخش نیر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ اور خطا کی نسبت کرنے
والے دریدہ دھن مولوی کا رد بلیغ

سپاہ مصطفی پاکستان

خلقت مبرا من کل عیب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ اور خطا کی نسبت کرنے
والے دریدہ دھن مولوی کا رد بلیغ

کلمات خیر

در جواب

ہفوات زبیر

از قلم

اسیر دیار حبیب

علامہ ابو الرضا اللہ بخش نیر

سپاہ مصطفی پاکستان

مصنف کا نام.......... علامہ اللہ بخش نیر
کتاب کا نام.......... کلمات خیر رد ہفوات زہیر
ناشر.......... سپاہ مصطفیٰ پاکستان جھنگ
کمپوزنگ.......... نعمان اختر. سید صمد علی
ٹائٹل.......... ابو اسراء
پیشکش.......... امجد علی انصاری (جھنگ)
ہدیہ.......... 10 روپیہ

ملنے کا پتہ
آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ پنجاب

ایک طالبعلم کا اعتراض اور صاحبزادہ زبیر

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلمہ و نحن عباد محمد صلی علیہ وسلمہ

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

الحمد للہ علی کل حال بحرمت سید الابرار ﷺ حیدر آباد شہر کی دینی درسگاہ رکن اسلام جامعہ مجددیہ ہیر آباد میں شریعت کورس کے نام سے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۹۱ء کو دینی معلومات پر مبنی کچھ نوٹس تحریر کروائے۔ ایک طالبعلم جناب محمد اقبال قریشی ساکن کالی موری نے صاحبزادہ زبیر کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ آپ آیات قرآنی کا ترجمہ اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنزالایمان سے لکھوائیں جس پر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے یہ کہا کہ اعلی حضرت کے ترجمہ قرآن میں غلطیاں ہیں اور علامہ کاظمی شاہ صاحب علیہ رحمہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس کے بعد بات آئی گئی ہوگئی

اس واقعہ کے چند روز بعد صاحبزادہ زبیر نے شریعت کورس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے اعلی حضرت کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کی مخالفت کرتے ہوئے اسے احادیث کے خلاف اور عقلا مخدوش قرار دیا۔ (راقم بھی اس کورس کے شرکاء میں سے ایک تھا) میں نے اس کے جواب میں کنزالایمان کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ آج کنزالایمان کو منظر عام پر آئے ہوئے تقریبا ۸۰ برس ہوگئے مولانا نعیم الدین مراد آبادی، محدث کچھوچھوی، مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی، محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری، مولانا قمرالدین سیالوی، غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی، علامہ ارشد القادری، مولانا شاہ رکن الدین، (زبیر کے دادا) مفتی محمود الوری (زبیر کے والد) علامہ عطامحمد بندیالوی (زبیر کے استاد) اور اہلسنت کے تمام علماء کرام کو کنزالایمان میں غلطیاں نظر نہیں آئیں ان تمام علماء کرام نے اس کی ترویج واشاعت پر زور دیا اور گھر میں اس کی موجودگی کو باعث برکت قرار دیتے رہے اور خود

صاحبزادہ زبیر کے والد مفتی محمود الوری تمام عمر کنزالایمان کی تعریف وتوصیف فرماتے رہے کسی بھی عالم باعمل (اہلسنت) کو ترجمہ کنزالایمان احادیث کے خلاف نظر نہیں آیا اور جو آپ نے علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا نام لیا ہے وہ خود البیان ترجمۃ القرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پچاس سالوں میں اردو زبان کافی تبدیل ہوگئی ہے اور میں نے کنزالایمان کو سہل کرکے البیان تحریر کیا ہے۔اس پر صاحبزادہ زبیر نے راقم سے کہا کہ میں آپ سے مناظرہ نہیں کرونگا میں مناظر نہیں ہوں! دوسرے دن راقم ۲۲ تفاسیر لیکر زبیر کے درس میں گیا ان تفاسیر کو دیکھ کر صاحبزادہ زبیر آگ بگولہ ہوگیا اور میری بات سننے سے انکار کردیا اور کہا کہ میں ایک عالم ہوں اور تم جاہل ہو اسلیئے کہ میں عربی جانتا ہوں اور یہ تفسیریں اردو میں ہیں (مذکورہ تقریر اور اس مکالمہ کی کیسٹ سابق ناظم اعلی بزم رضا عبدالرشید آرائیں کے پاس محفوظ ہے) اور اگر تم نے مزید گفتگو کی تو میں تم کو مدرسہ سے نکال دونگا

آپ نے ملاحظہ فرمایا صاحبزادہ زبیر نے کنزالایمان کو احادیث کے خلاف قرار دیا بلکہ خاتم النبین ﷺ کو گناہ گار قرار دیا صحابہ کرام کو گناہوں میں ڈوبا ہوا کہا ان باطل نظریات کے حامل مولوی کے خلاف آج پاکستان کے جید علماء کرام نے فتوے جاری کردیئے اس کے بعد اس صاحبزادہ نے ایک کتاب مغفرت ذنب تحریر کرکے علماء حق کو للکارا! حضرت علامہ فیض احمد اویسی، حضرت علامہ اللہ بخش نیئر اور دیگر علماء کرام کو دھمکی آمیز خطوط تحریر کیئے اس پر بس نہیں کی اس نے جمعیت علماء پاکستان، جماعت اہلسنت پاکستان کے عہدیدار کی حیثیت سے حیدرآباد کے ضلعی حکام پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا اور مرکز اہلسنت خانقاہ رضویہ بریلی شریف کے معتمد و نقیب مولانا عبدالجبار رحمانی کو 28 ستمبر 98 کو ان کے کمپیوٹر سینٹر سے بلاجواز گرفتار کرایا ان کو مارکیٹ تھانے حیدرآباد میں ۳۰ گھنٹے حبس بیجا میں رکھا گیا اس دوران صاحبزادہ زبیر کی احباب اسلامی کے ایک عہدیدار قاری محمد سلیمان اعوان سروبہ نے مولانا رحمانی سے (تھانے میں) ملاقات کی اور ان کو صاحبزادہ زبیر کا ایک پیغام دیا کہ وہ اگر

صاحبزادہ زبیر سے تحریری معافی مانگ لیں تو آپ کی رہائی ممکن ہے۔ اس پر رحمانی صاحب نے کہا کہ ناموس رسالت کی خاطر قید بند تو کیا اگر جان مال اور بچے قربان کرنا پڑے تو بھی دریغ نہیں کرونگا مگر صاحبزادہ زبیر سے معافی مانگنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا...

آج پورے پاکستان کے علماء اہلسنّت اس کے خلاف فتوے جاری کرنے کے بعد اس کے خلاف کتابیں تحریر کررہے ہیں اور جماعت اہلسنّت کی سپریم کونسل اس کے خلاف کاروائی کرنے کا سوچ رہی ہے آخر کیوں........؟

آج سات سال گزرنے کے بعد علماء کرام کی سپریم کونسل (جماعت اہلسنّت) اس مسئلہ پر غور کررہی ہے انہوں نے سات سال تک اس گستاخ کو آزاد چھوڑ رکھا ان سات سالوں کی غیر ذمہ داری کو کیا نام دیا جائے! مگر قربان جائیے عاشق رسول کرنل محمد انور مدنی صاحب کو انھوں نے اس گستاخ کے خلاف کتاب تحریر کی ان کی کتاب (لذ نبک) حیدر آباد سے مولانا عبدالجبار رحمانی نے اپنے ادارے ریحان ملت پبلی کیشنز سے شائع کرا کے پورے ملک میں مفت تقسیم کی اس کے بعد علماء اہلسنّت میدان میں آگئے اور آج ناموس رسالت کا مسئلہ فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہوگیا اس کا پورا کریڈٹ عاشق رسول کرنل انور کو جاتا ہے ان کے قلم اٹھانے کے بعد اب مناظر اہلسنّت اللہ بخش نیر نقشبندی اور پیر رحیم جان سرہندی نقشبندی کے بعد نہ رکنے والا سلسلہ جاری ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو بات ناموس رسالت کی' اور کوئی غیرت مند عالم سرکار ﷺ کو گناہ گار کیسے تسلیم کر سکتا اسی وجہ سے حیدر آباد کے عاشقان رسول ﷺ کی محنت رنگ لائیں اب گستاخ منطقی انجام کو پہنچنے کو ہے اب وقت آنے والا ہے اس نام نہاد مولوی کو اپنے نظریات سے توبہ کرنا پڑے گی یا پھر اہلسنّت سے اس کو نکال دیا جائیگا!

سگ بارگاہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

ذکی محمد قادری

حیدر آباد

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی کی متنازعہ تقریر

(کیسٹ سے نقل شدہ)

ایک اور معنی ہیں جو حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ترجمہ قرآن پاک کے اندر بیان کئے ہیں اور انہوں نے اس کا جواب دیا ہے انہوں نے اس کا ترجمہ جو کیا ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں پر یہ کیا ہے کہ اے محبوب ہم نے آپ کے سبب سے آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف کردئے یعنی اس کے معنی بنیں گے یعنی اس آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ذ ٹھیک مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کے گناہ معاف کئے بلکہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے سبب سے ہم نے آپ کی امت کے گناہ معاف کردئے تو لہٰذا اب کوئی اعتراض نہیں ہوگا اس پر کہ صاحب اللہ نے آپ کے گناہ معاف کئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ گناہگار ہیں تو مولانا احمد رضا خان صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن کے اندر ایسا ترجمہ کیا کہ جس میں اس اعتراض کا جواب آجائے اور اعتراض کا انہوں نے جواب دیا کہ صاحب اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضور کے گناہ معاف ہوئے۔

بلکہ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے آپ کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے یعنی آپ کی وجہ سے حضرت آدم کے گناہ بھی معاف ہوئے آپ کی وجہ سے حضرت یوسف کے گناہ بھی معاف ہوئے حضرت نوح کے گناہ بھی معاف ہوئے حضرت عیسیٰ کے گناہ بھی معاف ہوئے تمام انبیاء کے لئے اور اس کے علاوہ جو ان سے لغزشیں ہوئیں وہ اور جتنی پچھلی امتیں گزریں وہ اور آنے والی جو امتیں ہیں....؟ آپ کی امت ان سب کے گناہ بھی آپ کے سبب سے ہم نے معاف کئے یہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمتہ اللہ نے اپنے ترجمہ میں کیا اس کے اندر اور ترجمہ کر کے اس اعتراض ہو سکتا تھا اس کا جواب دیا باقی بیس پچیس جواب تو میں آپ بتا ہی چکا ہوں ایک جواب یہ بھی ہے۔ لیکن یہ جواب جو مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ نے دیا اس جواب کو بعض اہلسنّت کے بڑے بڑے مقتدر علماء نے کہا کہ یہ جواب صحیح نہیں جو مولانا احمد رضا خان صاحب نے جواب دیا ہے جو مولانا احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کے اندر اور اپنے ترجمہ کنزالایمان کے اندر جو ترجمہ کیا ہے علماء کہتے ہیں اور علماء میں کون کہتے ہیں۔

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب یہ اہلسنّت کے بہت بڑے عالم ہیں اور مسلم شریف کی انہوں نے بڑی زبردست شرح لکھی ہے بڑے زبردست محدث ہیں کئی سال سے دارالعلوم نعیمہ لاہور میں پڑھاتے رہے ہیں اور آج بھی جامعہ نعیمہ کراچی میں پڑھا رہے ہیں بہت بڑے محدث ہیں اور بڑے بڑے علماء انہوں نے بنائے ہیں اہلسنّت کے بہت بڑے عالم ہیں اور انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام شرح مسلم ہے یہ ہے میرے پاس موجود شرح مسلم یہ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کی ہے اور اس کی یہ جلد ہے اور صاحب آپ نمبر نوٹ کرلیں جناب جلد سوم اور صفحہ نمبر ۹۸ ہے اس کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب کی اس تفسیر کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب نے تفسیر کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بعض علماء سے مراد مولانا احمد رضا خاں صاحب یہ ہمارا اہلسنّت کا طریقہ ہے کہ جو اپنے کسی بڑے علماء کا نام لے کر تردید نہ کی جائے بہرحال انہوں نام لے کر اعلیٰ حضرت کی تردید نہیں کی بلکہ بعض علماء کہا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ بعض علماء نے اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب

ہے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کی یا امت کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے۔ یہی ترجمہ کیا ہے نا اعلیٰ حضرت نے اور تو ترجمہ نہیں کیا ترجمہ اچھا وہ اس کی تردید کرتے ہیں اور اس کا رد کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ لیکن یہ تفسیر عبارت دیکھئے ان کی احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلاً بھی مخدوش ہے آپ نے عبارت پر غور کیا لیکن یہ تفسیر احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلاً بھی مخدوش ہے یعنی یہ تفسیر کرنا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کا حدیثوں کے خلاف ہے یعنی حدیث اس کی تائید نہیں کرتی وہ یہ معنی حدیث کے خلاف ہے اور اس کی انہوں نے دلیل دی ہے تین انہوں نے حدیث نقل کی ہیں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لمبا پڑے گا مسئلہ صرف ایک حدیث بیان کروں گا آپ کو جو کل بیان کی تھی کل والی حدیث یہ ہے حضور اکرم ﷺ سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ اتنی عبادت کرتے ہیں کہ آپ کے پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔

اب دیکھئے صحابہ بات کر رہے ہیں کس سے حضور سے صحابہ بات کر رہے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ کو عبادت کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ اس قدر محنت کیوں کرتے ہیں اب صحابہ اپنی اس بات پر دلیل لاتے ہیں کیا دلیل لاتے ہیں لیغفرلک یہی آیت جس پر اعتراض ہے جس ا اعلیٰ حضرت نے ترجمہ کیا ہے اس کا رد لا رہے ہیں استدلال کے طور پر صحابہ کرام کہ یا رسول اللہ آپ کے تو اللہ نے سارے گناہ معاف کردئے ہیں صحابہ کہ رہے ہیں حضور سے یا رسول اللہ آپ عبادت کیوں کرتے ہیں یعنی اللہ نے آپ کے گناہ معاف کردئے ہیں اب دیکھئے اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ نے امت کے گناہ معاف کردئے تو صحابہ حضور سے کیوں کہتے اللہ نے آپ کے گناہ معاف کردئے ہیں اور آپ عبادت نہ کیجئے۔

صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے کہا یا رسول اللہ آپ عبادت نہ کیجئے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آجائے آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے گناہ معاف کردئے ہیں صحابہ کہ رہے ہیں اور حضور ﷺ اس بات کی تائید کر رہے ہیں ہاں واقعی یہ بات تو صحیح ہے لیکن میں تو شکر کے لئے عبادت کرتا ہوں۔

حضور نے یہ نہیں کہا کہ یہ غلط بات ہے کہ اللہ نے میرے گناہ تھوڑی معاف کئے ہیں امت کے گناہ معاف کئے ہیں تو پتہ یہ چلا کہ صحابہ کی نظر میں بھی لیغفرلک کا مطلب یہ تھا کہ اللہ نے آپ کے گناہ معاف کئے ہیں اور حضور ﷺ بھی اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں اور حضور بھی یہ فرما رہے تھے ہاں تمہارا یہ سمجھنا بالکل صحیح ہے یہاں اس کے معنی کرنا کہ نہیں اس آیت کے یہ معنی کہ حضور ﷺ کی امت کے گناہ معاف کردئے ہیں صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ اس حدیث کے یہ معنی نکل رہے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کے گناہ معاف کئے ہیں اور صحابہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ حضور ﷺ کے گناہ معاف کئے ہیں اور حضور ﷺ بھی یہ فرما رہے ہیں ہاں میرے گناہ معاف ہوئے ہیں۔ اب گناہ کے معنی کیا ہیں وہ جواب جو ہم نے آپ کو دے دئے چوبیس پچیس جو آپ کو دئے ہیں۔

لیکن یہ جواب دیا اس آیت کے یہ معنی کرنا کہ حضور ﷺ کی امت کے گناہ معاف کردئے حدیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث میں صحابہ صاف فرما رہے ہیں کہ یا رسول اللہ آپ کے گناہ معاف ہوئے ہیں آپ عبادت نہ کیجئے اور حضور ﷺ فرما رہے ہیں ہاں ٹھیک ہے میں عبادت کروں گا اس لئے کہ میں شکر کرتا ہوں لیکن حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے غلط رائے پیش کی ہے یہ تو میری امت کے بارے میں ہے میرے بارے میں تھوڑی ہے پتہ چلے کہ یہ معنی حدیث کے خلاف ہے۔

ایک اور حدیث انہوں نے پیش کی ہے یہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کو کسی عمل کا حکم دیتے تھے یہ بخاری شریف کی حدیث ہے صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۷ پر یہ

حدیث ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کو کسی عمل کا حکم دیتے تھے تو ایسے عمل کا حکم دیتے تھے جس کو وہ آسانی سے کر سکیں یعنی مشکل کام خود کبھی صحابہ کو نہیں بتاتے تھے آسان بتایا کرتے تھے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی مثل نہیں ہیں یارسول اللہ ہم تو آپ جیسے ہیں آپ بھی انسان ہیں ہم بھی انسان ہیں ہماری بھی دو آنکھیں ہیں آپ کی بھی دو آنکھیں ہیں تو اگر آپ بھی عبادت کرتے ہیں تو ہم بھی عبادت کرتے ہیں اگر آپ سخت عبادت کرتے ہیں تو ہم بھی سخت عبادت کریں گے۔

یارسول اللہ ہم آپ کی مثل نہیں لاریب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کردی ہے یارسول اللہ اللہ نے آپ کے اب دیکھئے صحابہ کہ رہے ہیں اللہ نے آپ کے یعنی ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اس لحاظ سے ہم آپ کی مثل نہیں کیونکہ آپ کی شان تو یہ ہے کہ اللہ نے آپ کے سارے گناہ معاف کردئے ہیں۔ اور ہم تو وہ ہیں جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں ہمارے تو گناہ ہی گناہ ہیں ہمارے لئے تو اعلان نہیں کیا کہ ہمارے گناہ معاف ہوگئے اب اگر یہ آیت کا ترجمہ لیں اعلیٰ حضرت والا تب تو سارے صحابہ کے گناہ معاف ہوگئے۔ امت کے امت میں صحابہ آگئے سارے، حضور کے گناہ کا مسئلہ نہیں بلکہ امت کے گناہ ہیں لوگ کہتے ہیں یاسول اللہ ہم تو گناہگار ہیں اللہ نے آپ کے گناہ معاف کردئے ہیں لہٰذا آپ کے لئے قلیل عبات کافی ہے۔ پھر آپ اتنی لمبی عبادت کیوں کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ناراض ہوگئے حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات ظاہر ہوئے اور فرمایا تم میں سب سے زیادہ متقی اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا میں ہوں لہٰذا سب سے زیادہ عبادت بھی مجھے کرنی چاہیے۔ جو علم رکھے زیاہ تقویٰ رکھے زیادہ زیادہ عبادت بھی اسے زیادہ کرنی چاہیے۔ لہٰذا میں سب سے زیادہ متقی ہوں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں سب سے زیادہ اللہ نے مجھ کو علم عطا فرمایا ہے لہٰذا عبادت بھی میں ہی زیادہ کروں گا۔

اور حدیث سے بھی مولانا غلام رسول سعیدی یہ استنباط کرتے ہیں اور یہ مسئلہ [illegible] تے ہیں کہ دیکھیں یہاں بھی صحابہ حضور سے کہ رہے ہیں کہ یارسول اللہ اللہ نے آپ کے گناہ معاف [illegible] ئے ہیں یہ نہیں کہ ہمارے گناہ معاف ہوئے ہیں لہٰذا لیغفرلک کے معنی یہ کرنے کہ امت کے گناہ معاف ہوئے ہیں یہ اس حدیث کے بھی خلاف ہے۔

عقلی استدلال:۔

اور اب وہ کہتے ہیں کہ یہ عقل کے بھی خلاف ہے یہ معنیٰ لینا جو مولانا احمد رضا خاں صاحب نے معنیٰ لئے ہیں یہ عقل کے بھی خلاف ہے اس کی وہ دلیل دیتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں عقلی بات یہ ہے یہاں اللہ تعالیٰ حضور کی شان بیان کر رہا ہے حضور کے مقام اور مرتبے کو بیان کر رہا ہے۔ اور فرمارہا ہے کہ میں نے آپ پر بہت بڑا انعام و اکرام کیا ہے تمام نبیوں کے اندر وہ مرتبہ کسی کو نہیں ملا جو آپ کو ملا ہے کہ میں نے آپ کے گناہوں کو معاف کردیا ہے اور گناہوں سے آپ کو محفوظ و مامون کر دیا ہے۔ تو اگر ہم یہ کہیں کہ نہیں آپ کے صدقے میں امت کے گناہ معاف ہوئے ہیں تو حضور کی خصوصیت ختم ہوجائے گی۔ حضور کا جو ایک مقام ہے خصوصی مقام جو اللہ یہاں بتانا چاہتا ہے وہ خصوصیت ختم ہوجائے گی وہ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہتے ہیں عقل کے خلاف اس لئے بھی ہے کہ ہم تم سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر اس آیت کے یہ معنیٰ لیں کہ ہم نے ساری امت کے گناہ معاف کردئے ہیں تو کیا کسی امت سے پھر محاسبہ نہیں ہوگا بھئی حضور کی امت کے اندر

گناہگار بھی تو ہیں نا کسی نے شراب پی ہے کسی نے زنا کیا ہے کسی نے کچھ کیا ہے کسی نے کسی کو مارا ہے کسی نے ڈاکہ ڈالا ہے کسی نے چوری کی ہے کیا ان سے احتساب نہیں ہو گا کیا دوزخ میں ان کو نہیں جلایا جائے گا۔ پھر مغفرت کا کیا مطلب آپ تو کہتے ہیں کہ امت کے سارے گناہ معاف ہو گئے تو پھر عذاب کا کیا مطلب تو پھر تو جہنم میں تو کوئی جائے گا ہی نہیں پھر تو یہ حدیثوں کے خلاف ہے حالانکہ بہت سے لوگ جہنم میں جائیں گے بہت سے لوگوں کو عذاب ہو گا جنہوں نے شراب ہے انہیں عذاب ہو گا جنہوں نے زنا کیا ہے انہین عذاب ہو گا جنہوں نے ڈاکے ڈالے ہیں انہیں عذاب ہو گا جنہوں نے قتل کیا ہے انہیں سزا تو ملے گی آپ کیسے کہتے ہیں کہ امت کے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ اور اگر آپ اس کے یہ معنی لیں کہ نہیں مغفرت کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو جہنم میں جائیں گے اور جہنم میں اپنی سزا بھگت کر پھر جائیں گے جنت کے اندر تو بھئی اس میں حضور کی کیا خصوصیت ہے۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ حضور کی شان بیان کر رہا ہے ناکہ میں نے آپ کے صدقے میں معاف کر دیا تو اس میں حضور کی کیا شان ہے یہ تو سارے امیتوں کا یہ حال ہے حضرت نوح کی امت حضرت آدم کی امت سب کا یہ عالم ہے کہ جنہوں نے گناہ کئے ہیں پہلے وہ جائیں گے جہنم کے اندر اپنے گناہ بھگت کے اور پھر وہ سب جنت میں چلے جائیں گے اس میں حضور کی کیا شان ہے۔ اور یہاں اللہ حضور کی شان بیان کر رہا ہے حضور کی خصوصیت بیان کر رہا ہے حضور کی تعریف کر رہا ہے تو یہ تعریف رہے گی حضور کی کہ اللہ یہ فرمائے کہ اے محبوب میں نے آپ کی وجہ سے امت کے گناہ ایسے معاف کئے ہیں وہ پہلے تو وہ بھگتیں گے وہ جاکے جہنم کے اندر جاکر تو یہ تعریف تو کوئی نہیں تعریف کا مقام کوئی نہیں رہا خلاصہ یہ نکلا خلاصہ یہ نکلا کہ اس آیت کے یہ معنی بیان کرنے اور اس آیت کے یہ معنی نکالنے کہ حضور اکرم ﷺ کی وجہ سے اللہ نے امت کے گناہ معاف کر دئے یہ معنی لینے حدیث کے بھی خلاف ہیں اور عقل کے بھی خلاف ہے۔

(ایک طالب علم کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے صاجزادہ زبیر کہتے ہیں!)

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جناب جہاں تک مولانا ارشد القادری صاحب نے جواب دیا ہے وہ جواب اس لئے ذہن میں اور عقل کے مطابق نہیں ہے کہ صحابہ کرام نے صاف یہ استنباط کیا ہے۔

مولانا غلام رسول سعیدی نے وہ استنباط ان کا یہ ہے کہ صاحب صحابہ کرام یہ فرمارہے ہیں کہ اے محبوب آپ عبادت نہ کریں اللہ نے آپ کے گناہ معاف کر دیئے ہیں بچے کے سامنے بھی اگر آپ یہ باتیں رکھیں گے تو وہ بھی کہے گا صاحب صحابہ یہ سمجھ رہے تھے کہ حضور اکرم علیہ السلام کے گناہ معاف ہوئے۔

سپاہ مصطفےٰ کے بارے میں اہم اعلان

سپاہ مصطفےٰ ﷺ پاکستان سنی بریلوی مسلک (عقیدہ) امام احمد رضا خان بریلوی کی ایک خود مختار اور آزاد تنظیم ہے اس کا کسی سیاسی و مذہبی جماعت اور گروپ سے کوئی الحاق نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی جماعت یا تنظیم کا ذیلی ادارہ ہے

نوٹ ☆ کسی بھی سیاسی جماعت کارکن یا عہدیدار جو کہ سنی بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہو اور ہمارے اغراض و مقاصد سے متفق ہو وہ سپاہ مصطفےٰ ﷺ میں شامل ہو سکتا ہے

صاحبزادہ زبیر کے دھمکی آمیز خطوط

محترم جناب مولانا شیر صاحب
السلام علیکم

کرنل محمد انور مدنی نے فقیر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے لفظ تبک کے مسئلہ پر فقیر کے لئے کفر اور گستاخ رسول اور منافق وغیرہ کا فتویٰ جاری کیا ہے۔ میں اس کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ عدالت میں دائر کر رہا ہوں سنا ہے آپ نے بھی اسی قسم کی کوئی تحریر میرے خلاف ماسٹر عبد العزیز کو بھیجی ہے اگر واقعی یہ درست ہے اور آپ نے بھی اسی قسم کا کوئی فتویٰ میرے خلاف صادر فرمایا ہے تو برائے مہربانی مجھے بھی ارسال فرمادیں تاکہ اسکو بھی عدالت میں پیش کردیا جائے اور میرے کفر و گستاخی رسالت اور منافقت کا فیصلہ عدالت میں ہو جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال اگر آپ نے اس قسم کا کوئی فتویٰ صادر فرمایا ہے تو عدالت میں اگر آپکو وہ ثابت کرنا ہوگا اگر ثابت نہ کرسکے تو ہتک عزت کے مقدمہ میں عدالت کے سنائے ہوئے فیصلہ کو تسلیم کرنا ہوگا۔

فقط

دستخط.... صاحبزادہ زبیر

محترمی جناب اللہ بخش شیر صاحب زید مجدہ
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ برکاتہ

فقیر کی کتاب مغفرت ذنب پڑھ کر آپ نے جو خط فقیر کو ارسال فرمایا ہے اس کو پڑھ کر مجھے بہت دکھ ہوا اور مجھے محسوس ہوا ہے کہ آپ اس منزل پر پہنچ چکے ہیں جس کے لئے ارشاد رب العزت ہے ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارھم غشاوہ۔۔ باوجود اسکے کہ آپ پر واضح ہو گیا کہ ترجمہ (کنز الایمان) حدیث کے خلاف ہے لیکن پھر بھی اسکو صحیح

فرمارہے ہیں گویا کہ آپکی نظر میں حدیث رسول غلط ہے اور اعلی حضرت کا ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہے۔ اب میرے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں رہا سوائے اس کے کہ آپ کے لئے دعا کروں کہ اللہ تعالی آپ کو صحیح عشق رسول عطا فرمائے ایسا عشق جس کے آگے سب کی محبتیں قربان ہو جائیں لا یومن احدکم والی حدیث کے مطابق آپ کو اللہ تعالی محبت کامل عطا فرمائے

جب کنزالایمان میں اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت کا قول ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے قول میں حضور کی مغفرت مراد ہے تو یہ......؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس اہم باریک علمی بحث کو آپ سمجھ ہی نہیں پارہے

اعلی حضرت کا ترجمہ میں خطاء اور معصیت کی نسبت نبی معصوم کی ہے حالانکہ اس مقام پر تاویل کہیں مذکور نہیں بلکہ ہمارا حسن ظن ہے کہ اعلی حضرت نے بطور تاویل فرمایا ہے جبکہ فقیر تصریح کر رہا ہے کہ میری عبارات میں جہاں بھی اس قسم کی نسبت ہے اس سے یہ یہ تاویلیں مراد ہیں اس کے باوجود اعلی حضرت پر کوئی فتوی نہیں مجھ پر فتوی موجود ہے کیا یہ صریح دھاندلی اور کٹ حجتی نہیں اسکے علاوہ حقیقت تو یہ ہے کہ جب آپ کے فتوے سے اعلی حضرت پر زد پڑنے لگی تو آپ نے اپنا فتوی ہی بدل دیا پہلے آپ کا فتوی یہ تھا جو اب بھی آپ کے ہاتھ سے لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے کہ "معصوم کی خطا کا ر مذنب کہنا غیر معصوم کی خطا ہے مراد چاہے کچھ بھی" ہو آپکی اس عبارت میں جو یہ الفاظ ہیں "مراد چاہے کچھ بھی ہو" یہ الفاظ اب آپ کہاں لیکر جائیں گے....؟ اب آپ اپنے اس فتوی سے پھر کر یہ کیوں فرمارہے ہیں کہ ان تاویلات میں سے ایک تاویل ایک اعلی حضرت کے ترجمہ میں ہے۔ جبکہ آپ کا پہلا فتوی یہ تھا کہ مراد چاہے کچھ بھی ہو یعنی کوئی سی بھی تاویل کی جائے خطا کی نسبت کرنا خطا ہے کیا خوب آپ کا انصاف ہے؟ کیا عمدہ آپکی شریعت ہے کہ اعلی حضرت کے لئے کوئی اور صاحبزادہ زبیر کے لئے کوئی اور فتوی جب اعلی حضرت آپکے فتوی کی زد میں آئے تو فتوی ہی بدل دیا... علامہ صاحب! یہ گڈے گڑیوں کا کھیل نہیں۔ بڑا نازک علمی مسئلہ ہے۔ بڑے بڑے انبیاء ار اولیاء کرام سب خطا کار کہنا کتنا سنگین جرم ہے اسکا آپکو شاید احساس بھی نہیں؟ اور اگر اس میں تاویل کرتے ان کو آپ عام معافی دے رہے ہین تو فقیر گناہ گار بھی تو تاویل کر رہا ہے پھر آپ اپنی "عدالت عالیہ" سے کیوں نہیں جان بخشی فرمارہے ہیں؟

یہ دہرا معیار کیا معنی رکھتا ہے

اب بھی وقت ہے کہ حضور کی عظمت اور محبت پر سبکی محبتیں قربان کریں اپنے کمال ایمان کا مظاہرہ فرمایئے اور اپنی عاقبت سنوارنے کا بندوبست کیجئے ورنہ ایمان کے خاتمہ کا اندیشہ ہے .... اعلیٰ حضرت کو نبی کریم سے بھی اعلیٰ اور افضل مان کر اپنی عاقبت برباد نہ کیجئے۔ حیدر آباد کے جلسہ میں آپ نے فقیر کو جن کلمات سے نوازا ہے اس پر یہ فقیر آپ کا ممنون ہے کہ آپ نے میری نیکیوں میں اضافہ کردیا بہت بہت شکریہ

فقط

دستخط... صاحبزادہ زبیر

پاکستان میں نظام مصطفےٰ کے عملی نفاذ کیلئے

(۱) پاکستان کو اسلام کا مضبوط ترین قلعہ بنانے کے لئے

(۲) دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت اور عملی امداد کے لئے

(۳) پاکستان اور دنیا بھر میں امن و سلامتی کے قیام اور تحفظ کیلئے

(۴) اقوام عالم میں مسلمانوں کے باعزت و باوقار مقام کیلئے

(۵) اسلام دشمن قوتوں کے قلع قمع کیلئے

(۶) زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے جائز حقوق کے تحفظ کے لئے

(۷) ہر قسم کے تعصب سے پاک معاشرے کے قیام کیلئے

سپاہ مصطفےٰ ﷺ میں شمولیت اختیار کرکے نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی عملی جدوجہد میں شریک ہوں

مزید معلومات اور لٹریچر کیلئے رابطہ کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھندو پاک میں جہاں قادیانیت، خارجیت، پرویزیت، دیوبندیت جیسے نئے فرقے پیدا ہوئے وہاں ایک اور خطرناک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی جارہی ہے اور جس طرح بعض نئے فرقوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت کی آڑ میں اس کے پیارے نبیوں کی گستاخیاں کیں اور ضعیف اور موضوع احادیث پیش کرکے اور ان کے غلط معانی گھڑ کے فقہ حنفیہ اور تحقیقات امام اعظم کو احادیث کے خلاف ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اسی سے ملتا جلتا طریقہ اس نئے فرقے میں بھی اختیار کیا جارہا ہے کہ حضور علیہ السلام کو خطاکار اور گناہ گار ثابت کرنے کیلئے احادیث، اقوال صحابہ و بزرگان کا معانی خود ایجاد کئے اور

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

کے مصداق اللہ کے بے عیب نبی کو معصوم و بے خطا اور پاک ثابت کرنے والوں کو انبیاء و اولیاء اور صحابہ کا منکر قرار دیا۔ مثلاً اس جدید فرقہ کے بانی ابوالخیر محمد زبیر کا عقیدہ ہے کہ آیت مبارکہ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر۔ کا جو ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے کیا ہے وہ بالکل غلط 'احادیث' اقوال صحابہ علماء اولیاء اور فقہاء کے خلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔ کے ترجمہ کنزالایمان کو صحیح ماننے والے ان سے اندھی محبت اور کافرانہ عقیدت رکھتے ہیں اپنے تحریر کردہ رسالہ اور مغفرت ذنب میں " زبیری فرقہ کے بانی نے یہ باطل دعوی کیا ہے کہ اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی ہوئی اگر آج وہ زندہ ہوتے تو وہ میری اتباع کرتے اور اپنی غلطی کو تسلیم کرتے

حالانکہ غلط ترجمہ اور تفسیر بالرائے کرنے والا گمراہ بے دین ہوتا ہے

اس فرقے کا بانی شترمرغ قسم کا انسان ہے اپنے رسالہ "مغفرت ذنب" میں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف بھی کرتا ہے اور درون پردہ ان کو گمراہ اور بے دین بھی کہتا ہے۔ اس جدید فرقہ کے بانی کا اصرار ہے کہ ذنبک کا معنی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ۔ نے اگلوں پچھلوں کے گناہ مراد لے کر زبردست غلطی کی ہے معاذ اللہ یہ خود حضور کے گناہ ہیں جن کی مغفرت کی خدا بشارت دے رہا ہے حالانکہ اس آیت کی کئی تفسیریں اور تاویلیں ہیں۔ عصمت انبیاء کا عقیدہ قطعی اور یقینی ہے جو نصوص

قطعیہ قرآنیہ سے ثابت ہے۔ جس کے دلائل عنقریب ھدیہ ناظرین کئے جائیں گے انشاءاللہ ۔ تو پھر ذنبک کے کیا معانی ہیں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ۔ نے امت کے گناہ مراد لئے جو آپ کے سبب وسیلہ سے خدا معاف فرمائے گا۔ جس کی تفسیر بالقرآن آیت کریمہ والوا نھم اذ ظلموں۔ انفسھم جاؤک۔۔۔۔ الایتہ ہے۔ کسی دوسرے مفسر نے یہ معانی کئے کہ

۱ اس آیت میں حضور کی مغفرت کنایہ ہے عصمت سے لہٰذا اس آیت میں حضور کی عصمت یعنی آپ کے معصوم ہونے کا اعلان ہے کہ اے محبوب ہم نے آپکی اگلی پچھلی زندگی کو گناہوں سے بالکل محفوظ و معصوم کر دیا۔ یا

۲ اللہ تعالےٰ نے گناہوں اور آپ کے درمیان ستر اور پردہ ڈال دیا لہٰذا گناہ آپ تک پہنچ ہی نہیں سکتے یعنی آپ گناہوں سے بالکل محفوظ اور معصوم رہے

۳ یا حضور کی مغفرت سے حضور کا تمام عیوب و نقائص سے محفوظ اور پاک ہونا مراد ہے یا یہ کہ

۴ اللہ تعالےٰ آپ کو محفوظ رکھے اگلے اور پچھلے گناہوں سے۔ اس جدید فرقہ کے بانی نے اپنے باطل دعوی یہ گناہ حضور ہی کے ہیں معاذ اللہ۔ کے ثبوت میں جو احادیث و اقوال پیش کئے ان کے معانی بھی وہی ہیں جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں مگر اس گستاخی اور بے ادب فرقہ کے بانی نے نبی کو مذنب۔ خطاکار اور گنہگار ثابت کرنے کے لئے بڑی بے شرمی، ڈھٹائی سے لکھ دیا خطا کی نسبت حضور نے اپنی طرف دی "حالانکہ یہ بطور تواضع ہے" حضرت عائشہ نے دی بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ نے دی ہے "معاذ اللہ" امام غزالی نے دی ہے امام رازی نے دی امام عسقلانی نے دی امام قسطلانی نے دی علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ۔ نے دی شیخ عبدالحق محدث دھلوی نے دی ہے اللہ تعالیٰ کا ان کے علاوہ سینکڑوں مفسرین و محدثین نے حضور کی طرف یہ نسبت دی ہے

حالانکہ

کسی نے بھی اسطرح کی نسبت حضور کی طرف نہیں دی جس طرح یہ بد بخت نسبت دے رہا ہے کوئی بھی ان میں نبی کو خطاکار مذنب اور گنہگار نہیں مانتا یہ سب زبیر میاں کا افتراء ہے تو گویا اس جدید فرقہ کے بانی نظریہ کی رو سے معاذ اللہ یہ تمام انبیاء صحابہ اولیاء مفسرین محدثین عقیدہ عصمت انبیاء کے منکر تھے اور بد عقیدگی گمراہی کی وجہ سے ان کی آخرت برباد ہو گئی "معاذ اللہ" حالانکہ ایسا قطعاً نہیں یہ

کے زبیر صاحب نے ان کی اقوال کے غلط معانی کر کے انہیں منکرین عصمت انبیاء کی صف میں کھڑا کر کے اپنی عاقبت برباد کی۔ اور تعجب تو اس بات پر ہے کہ بانی فرقہ زبیریہ نے یہ نہیں سوچا کہ عقیدہ عصمت انبیاء جو کہ قطعی اجماعی اور یقینی ہے اور نصوص قطعیہ قرآنیہ سے ثابت ہے اس کو غلط ثابت کرنے کے لئے وہ کس قسم کے دلائل پیش کر رہے ہیں جبکہ ان کے پیش کردہ دلائل کے کئی معانی ومطالب ہو سکتے ہیں تو قابل حجت کیا ہیں؟ اور اب عقیدہ عصمت کو غلط ثابت کر سکتے ہیں؟ جب بزرگوں کے نام لکھ کر بانی فرقہ نے دھوکہ دیا ہے ان کی مراد قطعاً یہ نہیں جو یہ مراد سمجھ رہا ہے سب اکابرین ملت اس کی اس حرکت سے بیزار ہیں

"عصمت انبیاء کے محافظین علماء پر افتراء"

اکابرین ملت جو سب کے سب اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ کو صحیح مانتے ہیں ان کے بارے میں اس جدید فرقہ کا بانی لکھتا ہے۔ ان کے نزدیک اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ فاضل بریلوی کا مرتبہ حضور علیہ اسلام سے بڑھ کر ہے "معاذاللہ" اس کے جواب میں رحمتہ اللہ علیہ کا ذہین پڑھ لینا ہی کافی ہے جب زبیر صاحب کی پیش کردہ احادیث کا وہ مطلب ہی نہیں جو اس نے ایجاد کیا ہے اور اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ کے خلاف ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ اور تاکہ اللہ تعالے تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے قطعاً احادیث کے خلاف نہیں کیونکہ سورہ فتح کی آیت ناسخ ہے آیت کریمہ مادری ما۔ عقل بی ولا بکم کی۔ زبیری فکر کے مطابق ولا بکم کی ناسخ نہیں بن سکتی۔ ولا بکم اس وقت منسوخ ہو گا جب اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ صحیح مانو گے تفصیل آگے آرہی ہے۔ یہ زبیر میاں کا صحابہ کرام پر افتراء اور بہتان ہے کہ انہوں نے حضور کے گناہ ان کے حضور کو غیر معصوم مانا صحابہ کرام کا قطعاً وہ عقیدہ نہیں جو زبیر کا ہے۔ حضور کی محفل میں صحابہ کرام کے سامنے حضرت حسان پڑھتے ہیں

خلقت مبراء من کل عیب

حضور نے اسے رد نہیں فرمایا صحابہ نے تائید وتوثیق فرمائی۔ بھلا وہ عظیم جماعت کیسے حضور کو غیر معصوم مان سکتی ہے اور کیسے حضور کے گناہ تصور کر سکتی ہے بالفرض اگر کسی صحابی نے ایسا سمجھا بھی ہے تو یہ ایسے ہے جیسے معوذتین کے بارے میں عبد اللہ بن مسعود نے سمجھا۔ کنز کے معنی میں ابوذر غفاری نے سمجھا عقیدہ اہلسنت کے مطابق صحابہ غیر معصوم اور حضور معصوم ہیں۔ غیر معصوم کی

اجتہادی لغزش معصوم کو غیر معصوم ثابت نہیں کر سکتی۔ معصوم نبی کو گنہگار مانو گے تو ایمان کی بربادی ہے اور غیر معصوم کی اجتہادی لغزش ماننے سے کچھ نہیں ہوگا جسطرح جمل و صفین کی جنگوں کے بارے میں تمام اہلسنت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اجتہادی لغزش مانتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ

کسی صحابی کے نزدیک حضور گنہگار نہیں یہ محض زبیری اختراع اور صحابہ پر افتراء ہے نہ حضور کے ارشادات احادیث مبارکہ غلط ھیں اور نہ ترجمہ اعلی حضرت غلط ہے احادیث کا وہ ترجمہ جو زبیر نے کیا ہے اور پھر اسے کنزالایمان کے خلاف ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے سراسر غلط اور خالصتا زبیری اختراع ہے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ کے صحیح ہونے کا مطلب قطعا یہ نہیں کہ. احادیث مبارکہ غلط ھیں البتہ زبیری فکر غلط ہے جو ترجمہ کنزالایمان کو احادیث کے خلاف ثابت کرنے پر مصر ہے امام رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں عقیدہ عصمت انبیاء جو نصوص قطعیہ قرآنیہ سے ثابت ہے کے خلاف احادیث کو راوی کی اختلال لفظی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے واجب الرد قرار دیا ہے ایسا ہی غزالی زماں نے مقالات کاظمی میں بحث عصمت انبیا میں مفتی احمدیار خاں گجراتی نے جاء الحق میں وبحث عصمت انبیاء میں لکھا ہے کہ ایسی حدیث جن سے انبیا کی عصمت پر حرف آتا ہو اور انبیا کے گناہ معلوم ہوتے ہوں مردود ہیں اور یہ راوی کی غلطی ہے۔ حضور نے ایسا نہیں فرمایا راوی کی غلطی ماننا انبیا کو خطاکار ماننے سے آسان تر ہے۔ اور ادھر زبیر میاں ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اور احادیث کو آپس میں ایک دوسرے کے معارض. مخالف اور منافی قرار دے کر کنزالایمان جو کہ پاسبان عصمت رسول ہے کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ احادیث واجب التاویل ہیں یعنی اللہ نے آپکو خطاؤں سے محفوظ فرمایا اور فرمان عیسے علیہ اسلام کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالے نے ان کو خطاؤں سے محفوظ اور معصوم فرمادیا ہے خطا کی ان تک رسائی نہیں۔ ان کو اذن شفاعت مل چکا ہے وہی اگلوں پچھلوں کے لئے شفاعت فرمائیں گے. اور انہی کے سبب ووسیلہ سے گنہگاروں کی مغفرت ہوگی وہ خود معصوم ہیں۔ اسطرح سے نہ احادیث ترجمہ کے خلاف ہیں اور نہ ترجمہ احادیث کے خلاف ہے خدا زبیر کو عقل وہدایت دے

"علمی اختلاف"

اکابرین میں کئی مسائل میں اختلاف ہوا آئمہ میں فروعی اختلافات ہوئے مگر ترجمہ اعلیٰ حضرت طبع ہوئے کئی سال گزر گئے "تقریباً نوے ۹۰ سال" اکابرین ملت کی نظروں سے یہ ترجمہ گزرا اگر کسی بزرگ نے اختلاف کیا ہے تو اے میاں صاحبزادے زبیری حوالے دکھائے کہ فلاں فلاں بزرگ نے اس ترجمہ کو غلط اور احادیث کے خلاف قرار دیا ہے ہزاروں بلکہ لاکھوں علمائے اہلسنت جن میں زبیر صاحب کے والد دادا نانا اور قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی کے والد ماجد شاہ عبدالعلیم صدیقی بھی شامل ہیں سب نے اس ترجمہ کی تصدیق و توثیق فرمائی گویا ان سب بزرگوں نے قرآن کے غلط ترجمہ کی و تفسیر کی تصدیق فرما کے گمراہی و بے دینی خرید کی "معاذ اللہ" کیونکہ زبیر کو اچھی طرح معلوم ہے کہ قرآن مجید کا غلط ترجمہ اور تفسیر بالرائے کرنا گمراہی اور بے دینی ہے ادھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔ کو غلط ترجمہ اور تفسیر بالرائے کرنے والا کہہ کر انہیں گمراہ اور بے دین بھی کہہ رہے ہیں اور ادھر اعلیٰ حضرت کی تعریف بھی کر رہے ہیں ہمیشہ یہی طریقہ آجکل کے دیوبندیوں نے اپنایا ہے "حضور کو مر کر مٹی میں ملنے والا جو بڑے چمار سے ذلیل" ذرہ ناچیز سے کمتر بھی لکھا آپ کیا علم غیب کو حیوانوں کے علم سے تشبیہ بھی دی نماز میں آپ کے خیال کو گدھے کے خیال سے بدتر بھی کہا اور شیطان کا علم حضور کے علم سے زیادہ بھی لکھا اور کچھ کتابوں میں حضور کی تعریف بھی لکھ دی کہ حضور مومنوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں "تحذیر الناس" خدا نے حضور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا امداد السلوک" حضور بعد از خدا مالک عالم ہیں اولہ کاملہ از محمود الحسن دیوبندی" وغیرہ یہی طریقہ زبیر میاں کا ہے اعلیٰ حضرت کی تعریف بھی لکھ دی اور غلط ترجمہ کرنے والا کہہ کر گمراہ بھی قرار دیدیا

زبیر کا شیطانی کشف

اپنے رسالہ مغفرت ذنب کے صفحہ ۹ پر لکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ ناقل کی غلطی سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔ کی طرف یہ قول منسوب ہو گیا

الجواب:۔ اس دعوے کے باطل اور کذب خالص ہونے کا ثبوت یہ ھے کہ اعلیٰ حضرت نے یہ ترجمہ کنزالایمان ۱۹۱۰ء ۱۳۳۰ھ میں لکھا اور آپ کا وصال نومبر ۱۹۲۱ء ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو ھوا گویا ترجمہ کرنے کے ۱۰ سال بعد تک آپ حیات ظاہری میں رھے آپ کی ظاہری حیات میں یہ زیور طباعت سے

آراستہ ھوا اعلی حضرت نے اسے بار بار پڑھا آپ کے تلامذہ خلفاء جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ھیں اور دیگر ہزاروں مشائخ اور لاکھوں اکابرین ملت نے مطالعہ فرمایا کسی نے اس کو ناقل کی غلطی نہیں کہا اگر ناقل کی غلطی ھوتی آپ فوراً اصلاح فرماتے آج ۸۷ سال کے بعد زبیر کو کشف شیطانی کے ذریعہ پتہ چلا کہ یہ ناقل کی غلطی ھے

زبیر کی تعلی

اپنے رسالہ مغفرت ذنب کے صفحہ ۹ پر لکھتا ھے اگر اعلی حضرت کی ظاہری حیات میں یہ بات ان کے سامنے آجاتی تو یقیناً وہ اسی طرح اس قول سے فوراً رجوع فرمالیتے۔

الجواب:۔ اگر اعلی حضرت کی حیات ظاہری میں زبیر ھوتا اور ایسی کتاب لکھتا اور حضور کے گناہ ثابت کرتا تو بالیقین اعلی حضرت اکابرین دیوبند کی طرح حسام الحرمین میں اس پر بھی وہ ہی فتوے لگاتے جو علما دیوبند پر لگائے۔ زبیر کے ذہن میں یہ بھوت سوار ہے کہ میں اعلی حضرت اور بعد میں آنے والے اکابرین اہلسنت سے زیادہ عالم ہوں جو احادیث میں نے پیش کی ہیں اکابرین کو معلوم نہ تھیں خود اعلی حضرت جن کے بارے میں زبیر کے ماموں پروفیسر مسعود احمد کا کہتے ہیں کہ سرزمین ہند میں سب سے بڑے محدث اعلی حضرت تھے۔ یہ احادیث معلوم نہ تھی جو آپ نے اعلی حضرت کے ترجمہ کو غلط ثابت کرنے کیلئے پیش کی یہ زبیر کی ابلہ فریبی ہے اعلی حضرت کو یہ احادیث معلوم تھیں اور اچھی طرح تھیں مگر یہ غلط اور زبیر کا خود ساختہ ترجمہ ان کے پاک ذہن میں نہ تھا زبیر کے گندے ذہن کی پیداوار ھے کسی عاشق رسول کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اعلی حضرت کے صحیح ترجمہ کو غلط ثابت کرنے کیلئے احادیث کے ایسے معانی گھڑے جو بظاہر ترجمہ کے خلاف معلوم ھوں اور خالی ذہن لوگوں کو ترجمہ کے خلاف بھڑکایا اور اکسایا جاسکے۔

محبت و احترام اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ

زبیر کا اپنے رسالہ میں یہ عنوان جمانا منافقت کا منہ بولتا ثبوت ھے کنزالایمان کو غلط کہہ کر اعلی حضرت کو گمراہ اور بے دین بھی قرار دیں اور محبت و احترام اعلی حضرت کا باطل دعوے بھی کردیں

شرم اس کو مگر نہیں آتی

زبیر کے بزرگ والد والد نانا ماموں بے شک اعلیٰ حضرت کے عقیدت مند اور مداح ہیں مگر زبیر کلیہ لکھتا ایسے ماحول میں پروان چڑھنے والا اعلیٰ حضرت کی ادنیٰ سی اہانت یا بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتا خود اپنے قلم نے تردید ہے انکا ترجمہ و تفسیر غلط ہے غلط ترجمہ کرنے والا گمراہ بے دین ہوتا ہے کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور اہانت یا بے ادبی ہو سکتی ہے۔

زبیر صاحب:۔ دوغلا پن چھوڑ دو

حضرت مجدد الف ثانی کا ارشاد صحیح ہے اس گروہ "اولیا" کا بغض زہر قاتل اور ان پر طعن کرنا ہمیشہ کی مایوسی کا باعث ہے نیز شیخ الاسلام مہوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الٰہی تو جس کو اپنے دربار سے دھتکارنا چاہتا ہے تو اولیاء اعلیٰ حضرت و دیگر اکابرین کا مخالف بنا دیتا ہے

مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۲۰۶ بنام محمد صادق کشمیری

ایسا شخص اعلیٰ حضرت جیسے ولی کامل کے ترجمہ کو غلط لکھ کر اعلیٰ حضرت کو گمراہ اور بے دین ثابت کر کے اپنا دین و ایمان برباد کر چکا ہے یہ علمی اختلاف نہیں یہ اعلیٰ حضرت کو گمراہ یا ہدایت یافتہ ماننے کا مسئلہ ہے یہ حضور کو خطاکار یا معصوم ماننے کا مسئلہ ہے

خلاصہ کلام

بہر حال فقیر نے اشد ضرورت محسوس کی کہ حضور کو ذنوب. معاصی خطا اور گناہوں سے معصوم ثابت کر کے ترجمہ اعلیٰ حضرت کو صحیح ثابت کر کے ہفوات زبیری کا تحقیقی جواب لکھا جائے اور جس نئے فرقے کی بنیاد اہلسنت کی آڑ میں رکھی جا رہی ہے اس باطل فرقے کا رد بلیغ کیا جائے اور عوام کے متاع ایمان کو لٹنے سے بچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فقیر کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور جو لوگ اس نئے فرقے کے بانی زبیر کے دام تزویر میں پھنس رہے ہیں انکو اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ابو الرضا اللہ بخش نیر چشتی نقشبندی

خادم آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

۷ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ 1998ء اگست

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم و علے آلہ و صحابہ اجمعین

امابعد اللہ کے معصوم بے خطا اور بے عیب نبی "خلقت مبراء من کل عیب" کی شان والے نبی جس کا اسم گرامی "محمد" (الذی بحمد حمد ابعد حمد) ہی اس کے بے عیب اور مبطراعن الخطا ہونے کی دلیل ہے "لعمرک" میں خدا نے جس کی عمر مبارک اور حیات طیبہ کی قسم فرما کر اس کے بے خطا اور بے عیب ہونے کا اعلان فرمادیا کیونکہ قسم کھانے والا ہمیشہ اپنی نظروں میں بے عیب چیز کی قسم فرماتا ہے جس کا ہر حال ہر زمان ہر آن میں خدا محافظ ہے اعلان خداوندی ہے "واللہ یعصمک من الناس" اے محبوب خدا لوگوں سے آپ کا محافظ ہے تو اس سے کوئی گناہ کیسے سرزد ہو سکتا ہے؟ اور جو ہمیشہ خدا کی نگاہ حفاظت میں ہو "فانک باعیننا" ارشاد خداوندی ہے اس معصوم اور بے عیب نبی کے کوئی عام آدمی خطا اور گناہ ثابت کرتا صدمہ تو ضرور ہوتا مگر اتنا صدمہ نہ ہوتا جتنا ایک عظیم علمی و روحانی خانوادہ کے چشم و چراغ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر آف حیدر آباد سندھ کی تقریر و تحریر سے ہوا صاحبزادہ صاحب نے "ذنبک" میں گناہوں کی نسبت حضور کی طرف کر کے کروڑوں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت کریمہ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر (پ۲۶ فتح) میں اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ عظیم البرکت مجدد دین ملت امام اہلسنت ولی کامل عظیم مفسر محدث اور فقیہ کے عارفانہ و عاشقانہ ترجمہ (تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے) کو غلط اور احادیث مبارکہ اور ارشادات علماء کے خلاف قرار دیا۔ اور دوسرے تفسیری اقوال نقل کر کے یہ غلط نتیجہ اخذ کیا کہ ترجمہ کنزالایمان غلط ہے۔ حالانکہ ایک آیت کی کئی تفسیریں ہوتی ہیں دوسری تفسیر بیان کرنے کا مطلب یہ نہیں درج ہیں کوئی زبیری فکر والا حوض معنی موادے کر اس کی تائید میں احادیث حوض کوثر نقل کر کے یہ کہنا شروع کردے کوثر کا معنی خیر کوثر غلط ہے اور اولاد رسول والا معنی غلط ہے تو اسے کیا کہا جائے گا اے عقل کے دشمن ہر معنی اپنی جگہ درست ہے اور احادیث کوثر اپنی جگہ درست ہیں اسی طرح سورہ لقمٰن کی آخری آیت میں خبیر کا معنی "مخبر" خبر دینے والا جلیل القدر مفسرین نے لکھا ہے کوئی صاحب مغیبات خمسہ کی نفی والی احادیث جو کہ صحاح ستہ میں موجود ہیں پیش کر کے یہ بکواس شروع کردے کہ "مخبر" ترجمہ احادیث کے خلاف ہے تو اسے کیا کہا جائے گا کہ

"متبر" ترجمہ احادیث معنی مغیبات خمسہ کے خلاف نہیں۔ نفی علم ذاتی کی ہے اور احادیث اپنی جگہ صحیح ہیں ترجمہ اعلیٰ حضرت اپنی جگہ درست ہے۔ تفصیل آگے آ رہی ہے۔ زبیر کے بے لگام قلم سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ حیدر آباد سندھ سے نئے فرقے کی بنیاد رکھ رہے ہیں افسوس تو اس بات کا ہے جو کوئی مخلصانہ مشورہ کے طور پر رجوع کرنے کو کہتا ہے تو اسے ہتک عزت کا دعویٰ اور عدالت میں پیش ہونے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

اگر زبیر کو اعلیٰ حضرت کے خلاف لکھنے کی اجازت ہے تو ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وکالت میں کچھ کہنے اور لکھنے کی اجازت ہونی چاہئے کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہماری پہچان ہیں۔ اس کتاب کے دو باب ہونگے پہلے باب میں ترجمہ کنز الایمان کے صحیح ہونے کے قرآن و احادیث سے دلائل اور دوسرے باب میں زبیر اعلیٰ حضرت کا محققانہ جواب ہوگا۔ انشاء اللہ

فقیر ابو الرضا اللہ بخش نیر غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب:۔ ترجمہ اعلیٰ حضرت کے صحیح ہونے کی دلائل

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی پہلی دلیل

ارشاد خداوندی ہے "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" (تحقیقات سعیدیہ) گناہ حرام ہے اگر کسی نبی سے گناہ صادر ہو تو اس کی اتباع حرام ہوگی کیونکہ اس صورت میں وہ گناہ بھی کرنا پڑے گا جو نبی نے کیا۔ ورنہ اس کی اتباع نہ ہوسکے گی اور گناہ حرام ہونے کی وجہ سے نبی کی اتباع بھی حرام ہوگی اور نبی کی اتباع کا حرام ہونا قطعاً باطل ہے لہٰذا نبی سے گناہ صادر ہونا بھی باطل ہوگا۔ (مقالات کاظمی ج۳ر۲۷) اس قرآنی آیت سے ثابت ہوا سورہ فتح کی جس آیت میں جن گناہوں کی مغفرت کا اعلان ہو رہا ہے وہ گناہ حضور کے نہیں بلکہ امت کے گناہ ہیں اور ترجمہ اعلیٰ حضرت بالکل صحیح قرآن و احادیث کے عین مطابق ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت کے صحیح ہونے کی دوسری دلیل

(تحقیقات سعیدیہ) اجماع امت اور قرآن کی رو سے گناہ گار کی شہادت مردود ہے اگر انبیاء علیھم اسلام سے گناہ صادر ہوں تو معاذاللہ و مردود شہادت قرار پائیں گے اور یہ قطعاً محال ہے لہٰذا ان سے گناہ کا ہونا بھی محال ہے (مقالات کاظمی ج۳ر۲۷) اور قرآن مجید میں ہے انبیاء کے فیصلے حضور کی شہادت پر ہوں گے ارشاد خداوندی ہے "انا ارسلنک شاھد. ویکون الرسول علیکم شھیدا وجئنا بک علے ھولاء شھیدا" جب فیصلہ ہی حضور کی شہادت پر ہوگا اور آپ مقبول شہادت ہیں اور آپ سے گناہ سرزد ہونا محال ہے تو "لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر... الایہ" آیت میں جن گناہوں کی مغفرت کا اعلان ہو رہا ہے وہ حضور کے گناہ قطعاً نہیں بلکہ امت کے گناہ ہیں جو امت سے سرزد ہوئے حضور گناہوں سے

پاک و معصوم ہیں ثابت ہوا ترجمہ اعلی حضرت صحیح ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی تیسری دلیل

قرآن مجید کے حکم کے مطابق "امربالمعروف نہی عن المنکر" واجب ہے
اگر معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر ہوں تو انہیں گناہ سے باز رکھنے کے لئے زجر کرنا پڑے گا جو ایزاء ہے اور انبیاء کی ایزاء قطعاً حرام اور موجب لعنت ہے ارشاد خداوندی ہے "لعنھم اللہ فی لہٰذا انبیاء سے گناہ کا صدور ممکن نہیں (مقالات کاظمی ج۳ر۷۲) جب انبیاء سے گناہ صادر ہوتا ہی نہیں تو جن گناہوں کو خدا معاف کرنے کا اعلان فرمارہا ہے وہ گناہ حضور کے نہیں بلکہ امت کے گناہ ہیں لہٰذا ترجمہ اعلی حضرت صحیح ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی چوتھی دلیل

(تحقیقات سعیدیہ) گناہ ظلم و معصیت موجب و ملامت و ندامت ہے اور ظالم و عاصی کے حق میں لعنت اور نار جہنم کی وعید قرآن کریم میں وارد ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ومن یعص اللہ و رسولہ فان لہ نار جھنم" (پ۲۹جن) نیز فرمایا "الا لعنۃ اللہ علے الظالمین" (پ الاعراف) اسی طرح ملامت و مذمت بھی وارد ہے ارشاد فرمایا "لم تقولون مالا تفعلون" (پ۲ الصف) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا "اتامرون الناس بالبر........" (پ۱ البقرہ) اگر انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر ہوں تو خاکم بدھن (معاذاللہ) وہ نار جہنم کے مستحق ملامت کے حقدار اور ملعون و مذموم ہوں گے جو قطعاً باطل ہے لہٰذا ان سے گناہ کا صادر ہونا بھی باطل و مردود ہے (مقالات کاظمی ۷۳) اس قرآنی دلیل سے ثابت ہوا سورہ فتح میں ذنبک سے مراد امت کے گناہ ہیں جن گناہوں کی مغفرت ہو رہی ہے وہ حضور کے گناہ نہیں حضور معصوم ہیں۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی پانچویں دلیل

(تحقیقات سعیدیہ) اگر انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر ہوں تو وہ اپنی امت کے

گناہ کاروں سے بھی زیادہ بدحال اور گئے گذرے ہوں گے کیونکہ بزرگی اور کرامت میں جس قدر زیادہ مرتبہ بلند ہو گناہ کرنے پر اسی قدر عقلاً و نقلاً زیادہ عذاب کا استحقاق ہوتا ہے نبوت سے زیادہ بلند کوئی مرتبہ نہیں اسلئے نبی کے گناہ کا عذاب تمام گنہگاروں کے عذاب سے زیادہ ہوگا اور یہ ایسی زبون حالی ہے جو نبی کے حق میں متصور نہیں لہٰذا گناہ کا صدور بھی کسی نبی سے نہیں ہو سکتا (مقالات کاظمی ج ۳ ر ۷۳)

ثابت ہوا ذنبک میں جن گناہوں کی مغفرت کا اعلان ہو رہا ہے وہ نبی کے کئے ہوئے گناہ نہیں بلکہ امت کے گناہ ہیں لہٰذا اعلحضرت کا ترجمہ صحیح ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی چھٹی دلیل

(بہ تحقیقات سعیدیہ) گناہ اپنے نفس پر ظلم ہے اور ظالم اللہ تعالیٰ کے عہدے کو نہیں پا سکتا قرآن مجید میں ہے جو کسی ظالم کو نہیں مل سکتا۔ انبیاء علیھم السلام نے جب عہد نبوت جو پالیا تو ثابت ہوگیا کہ وہ گناہوں سے معصوم ہیں (مقالات کاظمی ج ۳ ر ۷۳) "مقولہ آدم ربنا ظلمنا انفسنا اور مقولہ یونس انی کنت من الظالمین تواضع" کسر نفسی پر محمول ہے حقیقت میں وہ ظالم نہیں جب قرآن سے نبی معصوم ثابت ہوئے اور بقول میاں زبیر ذنب کا معنی گناہ ہی ہے اسکا کوئی اور معنی نہیں ہو سکتا نبی میں گناہ ہیں نہیں تو ثابت ہوا گناہ کسی اور کے ہیں جو حضور کے صدقے معاف ہوں گے۔ جس طرح وکیل کہتا ہے میرا مقدمہ ہے حالانکہ وکیل پر مقدمہ نہیں ہوتا وہ ملزم کو چھڑانے کا ذمہ دار ہوتا ہے اسی طرح حضور علیہ السلام بھی ہر گناہ سے پاک ہیں امت کے گناہوں کے چھڑانے کے آپ ضامن ہیں اس لئے ذنبک فرمایا لہٰذا ترجمہ اعلیٰ حضرت صحیح ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی ساتویں دلیل

انبیاء علیھم السلام اللہ تعالیٰ کے عباد مخلصین ہیں جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے حق میں ارشاد الٰہی وارد ہے "انہ من عبادنا المخلصین" (پ ۱۲ یوسف) اور موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا "انہ کان مخلصا وکان رسولا نبیا" (پ ۱۶) اور حضرت ابراہیم اسحاق

اور یعقوب علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے "انا اخلصنا ھم بخالصۃ الدار و انھم عندنا لمن المصطفین الاخیار" (پ ۲۳ ص) المخلصین ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور انہیں ہر اس چیز سے گناہ کا صدور نہیں ہو سکتا اور اسی بنا پر شیطان نے کہا "لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین" (پ ۲۳ ص) میں تیرے مخلص بندوں کے سوا سب کو بہکاؤں گا اللہ تعالیٰ نے اس بات میں اس کی تکذیب نہیں فرمائی بلکہ "ان عبادی لیس لک" (پ ۱۴ ابراہیم) فرما کر تصدیق فرمائی۔ ثابت ہوا انبیاء علیھم السلام معصوم ہیں اور گناہوں کا ارتکاب ان سے نہیں ہو سکتا پھر یہ کہ ان کا مصطفےٰ اور اخیار یعنی برگزیدہ اور پسندیدہ ہونا ان کی عصمت عن المعصیۃ کو اور بھی واضح کر رہا ہے (ایک شبہ کا ازالہ) اگر اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جائے کہ بعض انبیاء غیر مخلص ہیں اور بعض مخلص غیر انبیاء میں اگر مخلص ہونا عصمت کی دلیل ہے تو غیر مخلص نبی کی عصمت ثابت نہ ہوگی اور مخلص غیر نبی کا معصوم ہونا بھی لازم آئے گا حالانکہ یہ دونوں امر مستدل کے نزدیک باطل ہیں تو میں عرض کروں گا کہ یہ شبہ اس وقت درست ہو سکتا تھا جبکہ انبیاء علیھم السلام کو عام لغوی معنی کے اعتبار سے مخلص کہا جائے لیکن قرآن مجید میں ایسے خاص معنی کے لحاظ سے انبیاء کرام کو مخلص فرمایا گیا ہے جو نبوت کی خصوصیات ہے اور کسی غیر نبی کا مخلص ہونا ممکن نہیں جیسا کہ سورہ ص کی آیت "مقولہ انا اخلصنا ھم بخالصۃ ذکری الدار" سے واضح ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے انا اخلصنا ھم فرمایا اخلص فعل کی اسناد اپنی ذات مقدسہ کی طرف فرمائی یعنی ہم نے انہیں مخلص بنایا پھر آیت مبارکہ میں ان کے مخلص ہونے کا سبب خالصتا کو قرار دیا گیا ہے اور ذکری الدار اس کا بیان ہے خالصتا کی تنوین تنکیر برائے تعظیم یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں خصلت خالصہ عظیمہ و جلیلہ کے سبب مخلص کیا ہے جو آخرت کی یاد ہے اور یاد آخرت سے مراد ان انذار و تبشیر ہے جس کا ذکر آیت کریمہ "وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین" (پ ۷ الانعام) میں وارد ہے یوں تو ہر ایک یاد آخرت کرلاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے بصیرت و یقین پاکر نعمائے جنت کی خوشخبری سنانے اور عذاب سے ڈرانے پر مامور ہو کر یاد آخرت کرنا ایسی خصلت خالصہ عظیمہ و جلیلہ ہے جو نبوت کا خاصہ اور لازمہ ہے نیز اس نوعیت سے بشیر و نذیر ہونا اور آخرت کی دائمی یاد کرنا ہر نبی کے لئے لازم اور نبوت کا خاصہ ہے اس بیان سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ہر نبی مخلص

ہونے کی وجہ سے معصوم ہے اور کوئی غیر نبی ان معنی میں مخلص نہیں جو انبیاء مخلصین میں پائے جاتے ہیں لہٰذا کسی غیر نبی کا معصوم ہونا لازم نہیں آتا اور ہر نبی کا ہر گناہ سے معصوم ہونا ثابت ہوا (مقالات کاظمی ۸۔۷۷، ۷۶ ج ۳) لہٰذا ذنبک میں ذنب کے معنی بقول زبیر گناہ ہی ہیں اور گناہ حضور سے سرزد ہوئے نہیں تو ثابت ہوا یہ امت کے گناہ ہیں جن کی مغفرت کے ضامن حضور شفیع المذنبین ہیں آپ کے سبب و وسیلہ سے امت کے گناہوں کی مغفرت ہوگی لہٰذا ترجمہ کنزالایمان صحیح ثابت ہوا۔

مفتی احمد یار خان گجراتی کا فیصلہ

جاء الحق ص ۲۲۸ بحث عصمت انبیاء میں فرماتے ہیں "ان عبادی لیس لک علیھم سلطان" اور آیت کریمہ "الا عبادک منھم المخلصین" سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام تک شیطان کی پہنچ نہیں اور وہ انہیں تو گمراہ کر سکے اور نہ بے راہ چلا سکے پھر ان سے گناہ کیونکر سرزد ہوں تعجب ہے کہ شیطان تو انبیاء کو معصوم مان کر ان کے بہکانے سے اپنی معذوری ظاہر کرے مگر اس زمانہ کے بے دین (ذنبک میں حضور کے گناہ مان کر) ان حضرات کو مجرم مانیں۔ یقیناً یہ (حضور کے گناہ ثابت کرنے والے زبیری فرقہ کے لوگ) شیطان سے بدتر ہیں۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی آٹھویں دلیل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المومنین (پ ۲۲) وجہ استدلال یہ ہے کہ الا فریقا المومنین سے مراد انبیا علیھم السلام مراد ہیں یا ان کی امت کے مومنین؟ بر تقدیر اول ہمارا مدعا ثابت ھے کیونکہ اتباع شیطان ہی گناہ ھے جب وہ اتباع شیطان سے محفوظ رہے تو یہی محفوظیت ان کے حق میں عصمت ھے بر تقدیر ثانی انبیا علیھم السلام کا اتباع شیطان سے محفوظ رہنا بطریق اولی ثابت ہوگا جس کی امت کے مومنین شیطان کے متبع نہیں وہ نبی کیونکہ اس لعین کا متبع ہو سکتا ھے۔ بالفاظ دیگر یوں بھی کہ سکتے ھیں کہ شیطان کے اتباع سے بچنا تقوی ھے اور بدلالت نص قطعی. ان

اکرمکم عنداللہ اتقکم "پارہ ۲۶ الحجرات " تقوی معیار فضیلت ہے اگر الا فریقین من المومنین سے مراد لے کر انبیاء علیھم السلام سے صدور گناہ کا قول کیا جائے تو غیر نبی کا نبی سے افضل ہونا لازم آئیگا جو بالا تفاق باطل ہے ثابت ہوا کہ بر تقدیر انبیاء علیھم السلام کا معصوم ہونا اس آیت کا مفاد ہو للذا زبیری فرقہ والوں کا یہ کہنا کہ ذنب کا معنی صرف گناہ ہے اور وہ حضور کے گناہ ہیں غلط اور قرآن کے خلاف ہے اگر ذنب کا معنی گناہ کرو گے تو یہ امت کے گناہ ہیں جن کی مغفرت حضور کے صدقے ہو گی جس کا ترجمہ کنزالایمان میں ذکر ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی نویں دلیل

اللہ تعالیٰ نے مکلفین کو دو گروہ میں تقسیم فرمایا "حزب اللہ تو حزب الشیطان" اگر انبیاء علیھم السلام سے گناہ کا صدور مانا جائے تو کم از کم صدور معصیت کے وقت تو معاذاللہ وہ ضروری ہی حزب الشیطان قرار پائیں گے کیونکہ مطیع حزب اللہ اور عاصی حزب الشیطان میں اور حزب الشیطان معاسرین ہے "لقولہ تعالیٰ الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون" (پ ۲۸ مجادلہ) ایسی صورت میں العیاذ باللہ انبیاء کرام کو خواہ ایک آن ہی کے لئے ہو خاسرین کہنا پڑے گا جو براھتہ باطل ہے ثابت ہوا کہ انبیاء علیھم السلام سے گناہ کا صدور قطعاً ممکن نہیں علاوہ ازیں بکثرت افراد امت زھاد و عباد زمرہ مفلحین میں داخل ہیں پھر یہ عجیب بات ہو گی کہ افراد امت مفلحون ہوئی اور انبیاء خاسرون "معاذاللہ معاذاللہ ساء مایحکمون" (مقالات کاظمی ۷۶) جب انبیاء سے گناہ کا صدور ناممکن ہے تو ذنب میں جن گناہوں کا ذکر ہے وہ امت کے گناہ ہیں

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی دسویں دلیل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراھیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام و دیگر انبیاء علیھم السلام کے متعلق فرمایا "انھم کانو یسارعون فی الخیرات" (پ ۱۷ سورہ الانبیاء) بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے الخیرات جمع معروف باللام ہے اور ایسی جمع عموم کے لئے ہوتی ہے للذا وہ فعل اور ترک دونوں سے متعلق سب

نیکیوں کو شامل ہوگی فعل سے مراد وہ نیکیاں ہیں جو عمل اور قول سے حاصل ہوتی ہیں جیسے نماز روزہ حج و زکوۃ اور ترک سے وہ نیکیاں مراد ہیں جو کسی کام کو نہ کرنے سے حاصل ہوتی ہیں جیسے جھوٹ، چوری، غیبت اور زنانہ کرنا خلاصہ یہ کہ جس طرح عبادات فعلیہ کا عمل میں لانا نیکی ہے اسی طرح گناہ کے کاموں کا نہ کرنا بھی نیکی ہے اور الخیرات کا لفظ سب کو شامل ہے معلوم ہوا انبیاء علیھم السلام کے بارے میں بھی مسارعت کی صفت سے متصف ہیں اسی طرح انبیاء علیھم السلام کے بارے اللہ تعالیٰ کے قول "انھم عندنالمن المصطفین الاخیار" (پ ۲۳ ص) میں لفظ مصطفین اور اخیار دونوں پر اس فعل اور ہر اس ترک کو شامل ہیں جس میں نیکی پسندیدگی اور برگزیدگی کے معنی پائے جائیں اس عموم کی دلیل صحت استثنیٰ ہے کیونکہ یہ کہنا جائز ہے کہ "فلاں من المصطفین الافی کذاو من الاخیار الافی کذا مستثنیٰ منہ کا عموم صحت استثنیٰ کی شرط ہے" جب یہاں استثنیٰ صحیح ہے تو عموم ثابت ہو گیا اور عموم اس امر کی دلیل ہے کہ انبیاء علیھم السلام کل امور میں برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں لہٰذا ان سے گناہ کا صدور جائز نہ ہو (مقالات کاظمی)

جب نصوص قطعیہ قرآنیہ سے واضح ہو گیا کہ حضور سے گناہوں کا صدور جائز نہیں تو ذنبک میں ذنب کے معنی بقول زیر گناہ حضور کے نہیں امت کے ہیں جو شخص ذنبک میں ذنب سے صادر شدہ گناہ مراد لے کر ان گناہوں کی نسبت حضور کی طرف ہے وہ مرتد دائرہ ایمان و اسلام سے خارج عقیدت عصمت انبیاء کا منکر خائب و خاسر ہے

کنزالایمان کی صحیح ہونے کی گیارہویں دلیل

سیدنا ابن عباس وانس بن مالک و دیگر جلیل القدر صحابہ نے "انا فتحنالک الایتہ" کو ناسخ مانا ہے "ما ادری مایعفل بی ولا بکم" کا یعنی حضور کو اس آیت میں بتادیا گیا کہ آپ کو اگلی پچھلی زندگی کو خدا نے صدور ذنب سے محفوظ و معصوم رکھا اور ولا بکم کو بھی منسوخ فرما کر یہ خبر دی کہ آپ کی امت کے گناہ بھی خدا آپ کی شفاعت سے معاف فرمادے گا۔ صحابہ کے حضور کے گناہ سمجھنے کو حضور نے کب فرمایا "تمہارا یہ سمجھنا بالکل صحیح ہے" حدیث میں بالکل نہیں ہے زبیر بے معصوم نبی کے ساتھ غلط معصوم ہیں صحابہ غیر معصوم۔ غیر معصوم کی اجتہادی لغزش سے دلیل پکڑنا غلط ہے۔ لذنبک والی آیت والا بکم کی بھی ناسخ ہے لہٰذا ترجمہ کنزالایمان صحیح ثابت ہوا۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی بارھویں دلیل

ارشاد خداوندی ہے "ولوانھم اذظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروااللہ واستغفرلھم الرسول لوجدواللہ توابارحیما" یعنی رسول کی امت کے گنہگاروں کے لئے طلب مغفرت کرنے امت کے گنہگاروں کی نجات ہوگی اور یہی مطلب ہے لذنبک کا کہ آپ کی شفاعت سے خدا گنہگاروں کے گناہ معاف فرمائے گا۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی ترھویں دلیل

ارشاد خداوندی ہے "ماارید ان اخالفکم الی ما انھکم" یعنی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں اس چیز کا ارادہ بھی نہیں کرتا کہ جس چیز سے تمہیں منع کروں اور پھر خود کرنے لگوں معلوم ہوا انبیاء علیھم السلام کبھی گناہ کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے جب نبی گناہ کا ارادہ بھی نہیں کرتے تو ذنبک میں حضور کے گناہ کیسے آگئے؟

ثابت ہوا یہ امت کے گناہ ہیں حضور گناہوں سے معصوم ہیں۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی چودھویں دلیل

انبیاء کرام آیت کریمہ "ان اللہ اصطفی آدم ... الایۃ" کی رو سے سارے جہاں سے افضل ہیں اور جہاں میں ملائکہ معصومین بھی داخل ہیں ملائکہ کی صفت یہ ہے کہ لایعصون اللہ ما امرھم وہ کبھی نافرمانی کرتے ہی نہیں اگر معاذاللہ انبیاء گنہگار ہوں تو ملائکہ ان سے بڑھ جاتیں حالانکہ ایسا نہیں تو ثابت ہوا ذنبک میں گناہ امت کے ہیں جن کی مغفرت ہورہی ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی پندرھویں دلیل

قسم کھانے والا ہمیشہ اس چیز کی قسم کھاتا ہے جو اس کے نزدیک بے عیب ہو خدا نے قرآن مجید میں لعمرک فرما کر حضور کی عمر پاک کی قسم ارشاد فرمائی اگر حضور کی زندگی میں ایک آن کے لئے بھی کسی قسم کا عیب یا گناہ ہوتا خدا یہ قسم ارشاد نہ فرماتا۔ خدا نے جب لعمرک قسم فرمائی تو ثابت ہوا حضور کی ساری زندگی ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہے اور ذنبک میں امت کے گناہوں کا ذکر ہے۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی سولھویں دلیل

ارشاد خداوندی ہے "واللہ یعصمک من الناس" جس کا نگہبان اور حفاظت فرمانے والا خداوند ذوالجلال ہو اس سے گناہ کیسے صادر ہو سکتا ہے ثابت ہوا ذنبک میں امت کے گناہ مراد ہیں۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی سترھویں دلیل

ارشاد خداوندی ہے "فانک باعیننا" آپ میری نگہداشت میں ہیں جو خداوند کی نگہبانی میں ہو جس پر ہمیشہ خدا کی نگاہ کرم ہو اس کے گناہ کیسے؟ ثابت ہیں۔ ذنب سے امت کے گناہ مراد ہیں۔

کنزالایمان کے صحیح ہونے کی اٹھارھویں دلیل

مشکوۃ باب الوسوسہ میں ہے حضور نے فرمایا میرا قرین مسلمان ہو گیا اب مجھے وہ برائی اور گناہ پر آمادہ نہیں کر سکتا۔ ثابت ہوا حضور معصوم عن الخطاء والذنب ہیں اور گناہ امت کے ہیں جن کی مغفرت حضور کے صدقے ہوگی۔

زبیر میاں کی پیش کردہ روایات کا جواب غزالی زماں کے قلم سے

(مقالات کاظمی ۸۷ ج ۳) میں لکھتے ہیں میں ایسی روایت واجب الرد ہیں اسلئے کہ کسی راوی کی طرف خطا کا منسوب کر دینا انبیاء علیھم السلام کی طرف گناہ منسوب کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

دوسرا جواب:۔

ترجمہ کنزالایمان کو خواہ مخواہ غلط ثابت کرنے کے لئے ان روایات کے معانی زبیر میاں نے غلط بیان کئے صحیح مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی زندگی کو گناہوں سے محفوظ رکھا۔

خلاصہ کلام:

(1) اگر ذنبک سے صدور ذنب مراد ہوا۔ اور ذنب کا معنی گناہ کیا جائے یہ امت کے گناہ ہیں حضور کی شفاعت سے حضور کے صدقے معاف ہوں گے۔

(2) اگر ذنب سے مراد لے کر نسبت حضور کی طرف کی جائے تو معنی یہ ہوں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اول آخر گناہوں سے پاک صاف رکھا ملاحظہ ہو تفسیر روح البیان سورہ الفتح۔ جواہر البحار ۲۱۴ ر ۲۱۳ ج تفسیر کبیر تفسیر جمل

(3) یا ذنب کا معنی (بظاہر) خلاف اولیٰ کام ہیں ملاحظہ ہو ترجمہ غزالی زمان تاکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے معاف فرمادے آپ کے اگلے پچھلے (بظاہر) خلاف اولیٰ سب کام جو آپ کے کمال قرب کی وجہ سے مخصوص صورتاً گناہ ہیں حقیقتاً حسنات الابرار سے افضل ہیں (البیان ترجمہ قرآن علامہ کاظمی مطبوعہ ملتان صفحہ ۶۶۲) صفحہ ۵ روح المعانی

(4) یا بلندی درجات کے باعث آپ کی نظروں میں جو گناہ نظر آتے ہیں حالانکہ وہ گناہ نہیں ہم نے وہ بھی آپ سے دور فرمائے۔ علامہ محمد اشرف سیالوی مد ظلعہ العالی نے یوں ترجمہ فرمایا اے محبوب اللہ تعالیٰ نے وہ تمام امور جنہیں تم مرتبہ اور منصب محبوبیت کے لحاظ سے گناہ سمجھتے ہو تم سے صادر ہوئے یا ابھی سرزرد نہیں ہوئے سب بخش دئے۔ (کوثر الخیرات ۲۲۷)

(5) یا ذنب الزام کے معنی میں پیر کرم شاہ نے یہی معنی لکھا ہے

(6) یا اس سے ناکردہ گناہ مراد ہیں جن کا صدور نہیں ہوا ان کی بھی مغفرت کی بشارت دیدی ملاحظہ ہو مدارج النبوت جواہر البحار وغیر

(7) ترجمہ اعلیٰ حضرت کو جلیل القدر مفسرین کی تائید حاصل ہے ملاحظہ ہو

(۲) تفسیر خزائن العرفان پ۲۶ صفحہ ۷۳۹ مطبوعہ تاج کمپنی

(۳) نور العرفان ص ۷۵۵

(۴) نور العرفان ۸۱۵

(۵) صاوی علی الجلالین طبع مصری ص ۹۶

(۶) جلالین طبع مصری ۹۶

(۷) تفسیر خازن ج ۴

(۸) تفسیر قادری و حسینی ص ۲۲۷ ج ۲

(۹) کبیر ج ۲۸ ص ۷۸

(۱۰) تفسیر روح البیان طبع مصری ص ۸ ج ۹ تلک عشرہ کاملہ

حضور نے مشرکین عرب سے پہاڑ پر کھڑے ہو کر پوچھا کہ اگر میں کہوں اس پہاڑی کی دوسری طرف لشکر چھپا بیٹھا ہے کیا مانو گے؟ سب نے کہا ضرور مانیں گے اس لئے تو صادق امین بے عیب ہے ثابت ہوا حضور کے گناہ ثابت کرنے والے مشرکین عرب سے بھی بدتر ہیں تمام اکابرین کے تراجم وتفاسیر اپنی جگہ صحیح اور درست ہیں کوئی ترجمہ غلط نہیں یہ زبیر میاں کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ وہ ترجمہ اعلیٰ حضرت کو غلط کہہ رہے ہیں خدا ہدایت نصیب کرے

(زبیر میاں کو مخلصانہ مشورہ) ترجمہ اعلیٰ حضرت کو غلط کہنے اور گناہ کی نسبت حضور کی طرف کرنے سے فوراً رجوع کریں اور جماعت اہلسنت کو افتراق وانتشار سے بچائیں۔ ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دیں کوئی سنی عالم ترجمہ کنزالایمان جو غلط مان کر آپ کی تائید کرنے کے لئے تیار نہیں۔

فقط

فقیر ابوالرضا اللہ بخش نیر چشتی نقشبندی

خادم آستانہ عالیہ ہوت والا شریف

جمن شاہ ضلع لیہ

۷ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

وقت سوا پانچ بجے عصر

دوسرا باب

زبیری فرقہ کے دلائل کا جواب

زبیری فرقہ کی پہلی دلیل اور اس کا جواب

زبیر کا سارا زور اس حدیث پر ہے جسے قریباً تمام مفسرین نے ماادری مایفعل بی ولا بکم کے ماتحت یا اسی آیت لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وماتاخر کے ماتحت درج کیا ہے حتیٰ کے صدر الافاضل سید نعیم الدین شاہ مراد آبادی نے بھی خزائن العرفان ماادری مایفعل ولا بکم کے ماتحت درج فرمایا عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال غزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر موجعہ، من الحدیبیہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد انزلت علی الیہ لیہ احب الی مما علی الارض ثم قرانہا علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ھنیاء مرئیا یانبی اللہ بین اللہ عزوجل، مایفعل بک فماذا یفعل بنا فنزلت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدخل المومنین والمومنات جنات تجری من تحتہا الانہار حتی بلغ فوز اعظیما یہ حدیث صحیح بخاری ۱۷۶/۲۰۰ ج ۲ صحیح مسلم ج ۲/۱۰۶ ترمذی ۹۴۹ نسائی مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ اور قریباً تمام کتب تفاسیر در منثور ابن کثیر روح المعانی مظہری صاوی کبیر روح البیان خازن۔ بغوی وغیرہ میں موجود ہے۔

الجواب

مفسرین کرام اس حدیث کو آیت کریم وماادری مایفعل بی ولا بکم کے ماتحت کیوں لائے؟ واضح جواب یہ ہے جو تمام کتب تفاسیر میں موجود ہے کہ آیت کریم لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر سے آیت کریم ماادری مایفعل بی ولا بکم مکمل طور پر منسوخ ہے اس پر مفسرین کا اجماع ہے منسوخ آیت ماادری الایتہ کے مکمل منسوخ ہونے کی نشاندہی فرماتا ہے دیگر تراجم کے لحاظ سے آیت مکمل طور پر منسوخ نہیں ہوتی منسوخ جب ہی ہوگی جب ترجمہ کنزالایمان صحیح مانو گے حضور نے حدیث میں یہ بالکل نہیں فرمایا یہ "تمہارا سمجھنا صرف میرے گناہ معاف ہوئے صحیح ہے" یہ حضور پر

بانی زبیری فرقہ نے جھوٹ باندھا اور جہنم خرید کی جس پر توبہ لازم ہے۔ صحابہ کا یہ کہنا کہ آپ کے گناہ تو معاف ہو گئے راوی کا اختلال لفظی ہے کیونکہ صحابہ کرام اللہ معصوم نبی کو گنہگار نہیں مان سکتے راوی سے غلطی ہوگی اور صحابہ کرام کے اس مقولہ فماذا یفعل بنانے سے صاحبزادہ صاحب کا یہ نتیجہ نکالنا کہ صحابہ نے حضور کے گناہ سمجھے اور حضور کو غیر معصوم مانا زبردست غلطی ہے آیت کریم لیغفر لک اللہ ناسخ ہے مایفعل بی اور ولا بکم کی یعنی حضور کے صدقے اگلوں پچھلوں کی گناہ معاف ہوئے صحابہ غیر معصوم اور حضور معصوم ہیں۔ اگر بالفرض بقول زبیر بعض صحابہ کرام نے حضور کے گناہ سمجھے بھی ہوں تو یہ ایسی خطا اجتہادی ہے کو جو کنز کے معنی میں سیدنا ابوذر غفاری سے ہوئی سیدنا امیر معاویہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ سے مولا علی کے مقابلے میں ہوئی سیدنا سعد بن عبادہ سے انعقاد خلافت کے مسئلہ پر ہوئی سیدنا عبداللہ بن مسعود سے معوذتین کی بارے میں ہوئی سیدنا معاویہؓ سے وتر کی ایک رکعت کے مسئلہ پر ہوئی۔ ان لغزشوں کی ان کے بند وبالا مقام صحابیت کے سامنے کچھ وقعت نہیں وہ کلا وعد اللہ الحسنیٰ کے مصداق قطعی جنتی اور غوثوں اور قطبوں سے افضل ہیں برادران یوسف باوجود اس بات کے کہ انہوں نے یوسف کو کنوئیں میں ڈالا خواب میں یوسف کو تارے نظر آئے اسی طرح صحابہ کرام بھی باوجود اجتہادی خطاؤں کے اصحابی کالنجوم کے مصداق ھدایت کے تارے ہیں۔ لغزش اور خطاؤں کے اصحابی کانجوم کے مصداق ہدایت کے تارے ہیں لغزش اور خطائے اجتہادی حجت نہیں ہوتی۔ زبیری فرقہ والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ سورہ فتح کی آیت کریم مکمل طور پر ناسخ ہے ما ادری مایفعل بی کی اور ساتھ ہی ولا بکم کی بھی۔ یہ کسی مفسر کا قول نہیں کہ آدھی سورت کو تو سورہ فتح ۲۶/۴ کی آیت نے منسوخ کیا ہے اور آدھی بعد میں منسوخ ہوئی صحابہ کرام کے دل میں جو خیال آیا ان کی دلجمعی کے لئے بھی خدا نے لیدخل المومنین بال ابھی نازل فرمادی۔ کسی مفسر نے اگر آدھی آیت کے منسوخ ہونے کا قول نقل کیا ہو تو حوالہ درکار ہے خوف خدا کرتے ہوئے آیت کو مکمل ناسخ مانیں ما یفعل بی بھی منسوخ اور ولا بکم بھی منسوخ۔ اعلٰحضرت کا ترجمہ صحیح اور حدیث کے مطابق ثابت ہے زبیر کے حصہ میں سوائے ذلت کے کچھ نہ آیا؟

زبیری فرقہ کی دوسری دلیل اور اس کا جائزہ

مغفرت ذنب صفحہ ۲۲ پر لکھا۔ من المغیرہ بن شعبہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتکلف ھذا وقد غفر لک ماتقدم من ذنبک وماتاخر قال افلا

اکون عبداً شکوراً صحیح بخاری۔ بخاری جلد ۲ ۱۰۲ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۷ جامع ترمذی ۸۶ سنن نسائی ج ۱ ص ۱۷۷ ابن ماجہ ۱۰۲ "اس سے معاذ اللہ حضور کے ذنب مراد ہیں بانی فرقہ نے ذنب کا معنی کہیں گناہ اور کہیں خلاف اولیٰ لکھا؟

الجواب

پہلے تو زبیر میاں ڈینگیں مارتے تھے کہ ذنب کا معنی گناہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا اب اپنے سابقہ مسلک سے ہٹ کر خلاف اولیٰ پر آ گئے۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اگر بانی فرقہ میں ذرہ برابر بھی خوف خدا اور عشق رسول ہوتا تو حدیث مبارکہ کے الفاظ قد غفر لک ما تقدم من ذنبک و ما تأخر معنی اپنے ہی رسالہ مغفرت ذنب کے صفحہ ۱۷ کے قول ثالث کے مطابق کرتے تو یہ حدیث انہیں ترجمہ کنزالایمان کے خلاف نظر نہ آتی۔ بانی فرقہ کے قول ثالث کی رو سے ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ نے آپ کے اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے بالکل محفوظ کر دیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے گناہوں اور آپ کے درمیان ستر اور پردہ ڈال دیا ہے لہٰذا وہ گناہ آپ تک پہنچ ہی نہیں سکتے یعنی آپ ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بالکل محفوظ و معصوم رہے یا یہاں حضور کی مغفرت سے حضور کا تمام عیوب و نقائص سے محفوظ پاک ہونا مراد ہے (مغفرت ذنب صفحہ ۱۸) یا تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے اگلے اور پچھلے گناہوں سے۔ یا ترجمہ یوں کرتے "اس حدیث میں حضور کی مغفرت کنایہ ہے عصمت سے لہٰذا اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت یعنی آپ کے معصوم ہونے کا اعلان ہوا ہے کہ اللہ نے آپ کی اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے بالکل محفوظ اور معصوم کر دیا ہے۔ جب یہ گناہ حضور علیہ السلام کے گناہ ہی نہ رہے تو ترجمہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بلکہ اصح ثابت ہوا۔

زبیر کی توجہ کے لئے

الکوثر کے مفسرین نے قریباً ۲۶ معنی لکھے ہیں ان میں ایک معنی حوض بھی ہے زبیری فکر والا عالم نما جاہل تمام حوض کوثر والی حدیثیں جمع کر کے یہ دعویٰ کرے کہ باقی سب معانی چونکہ حوض کوثر والی احادیث کے خلاف ہیں لہٰذا وہ معانی غلط ہیں تو اس جاہل کو زبیر میاں کیا جواب دیں گے؟ وہی جواب ہماری طرف سے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وکالت میں سمجھ لیجئے کہ باقی معانی اور تفاسیر بھی حق ہیں

اور ترجمہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ حق اور صحیح بلکہ اصح ہے البتہ زبیری ضد اور ہٹ دھرمی کا ہمارے پاس جواب نہیں حق بات جانتے تو ہیں مگر مانتے نہیں

ضرب جناب شیخ تقدس مآب میں

زبیری فرقہ کی تیسری دلیل اور اس کا جواب

صحیح مسلم ۳۵۴/۱ کے حوالہ سے زبیر صاحب ۳۳ پر لکھتے ہیں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ مسئلہ ام سلمہ سے پوچھو حضرت ام سلمہ نے انہیں بتایا کہ حضور علیہ السلام خود اس طرح کرتے ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ قدغفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک و ما تاخر (جس کا زبیر نے یہ ترجمہ کیا ہے) اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب خلاف اولیٰ کام کی مغفرت فرمادی ہے حضور نے ان سے فرمایا سنو خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں

زبیر کی کج فہمی

اس حدیث کو صفحہ ۳۳ پر درج کرنے کے بعد یہ غلط نتیجہ نکالتے ہیں حضور نے جواب یہ نہیں فرمایا کہ میری مغفرت کا کہاں اعلان ہوا ہے وہ تو اگلی مغفرت کا اعلان ہے

الجواب

یلی فرقہ زبیر نے قسم کھا رکھی ہے کہ کسی طرح ترجمہ کنزالایمان کو غلط ثابت کیا جائے بات بنے یا نہ بنے آخر یلی فرقہ اپنے قول ثالث مندرجہ صفحہ ۱۷ کے مطابق قدغفر اللہ کا منکر بنا رہا خدا انبیاء کی بے ادبی سے بچائے۔ چونکہ یلی فرقہ کے دل میں اعلیٰ حضرت کے خلاف نفرت کا لاوا ابل رہا ہے اس لئے احادیث کے معانی کچھ ایسے بیان کرتے ہیں جس سے عوام کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ کنزالایمان احادیث کے خلاف ہے ان کے لئے ترجمہ ذنب بھی خلاف اولیٰ کام کے مطابق بھی

زبیری فرقہ کی چوتھی دلیل اور اس کا حشر

مجمع الزوائد ج۸ص۲۶۹ کے حوالہ سے زبیر لکھتا ھے۔ ابو ھریرہ رضی اللہ علیہ سے روایت ھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ھے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی **لا یغفرلک ماتقلم من ذنبک وما تاخر** (ترجمہ زبیری) میرے تمام اگلے پچھلے زنوب (خلاف اولی کا) کی مغفرت کردی گئی ھے

الجواب

اس سے پہلے اپنی تقریر میں زبیر میاں نے اس کا ترجمہ یوں کیا تھا۔ تمام نبیوں کے اندر وہ مرتبہ کسی کو ملا نہیں، جو آپ کو ملا ھے کہ اللہ نے آپ کے سارے گناھوں (اب خلاف اولیٰ کہتے ھیں) کہ معاف کردیا ھے۔ اعلحضرت کے ترجمہ کو غلط قرار دینے کی ہوس نے زبیر کو دیگر انبیاء کی عصمت یا حضور ﷺ کی مغفرت ذنوب کے یہ دینی خطا نہیں کہ معاف اللہ حقیقت میں حضور ﷺ سے کوئی گناہ صادر ھوئے اور وہ اللہ نے معاف کردئے بلکہ یہ ایک تعظیم و تکریم کا جملہ ھے جب حضور کے گناہ سرے سے ھیں ہی نہیں تو پھر اعلحضرت کا ترجمہ کیوں غلط ھوگیا البتہ زبیر کی غلط فہمی ھے کہ احادیث کے معانی غلط کرکے ترجمہ اعلحضرت کی احادیث کے خلاف ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کررھے ھیں نہ ترجمہ احادیث کے خلاف ھے اور نہ احادیث ترجمہ کے خلاف البتہ زبیر اللہ کے معصوم نبی کے گناہ اور خطائیں ثابت کرکے ذلالت کے قعر مذلت میں کر گئے

ترجمہ اعلی حضرت پر کوئی زد نہیں پڑتی چہ جائیکہ اپنے رسالہ "مغفرت ذنب" کے صفحہ ۷ اولا ترجمہ کرتے کہ "خدا نے میری اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے محفوظ و مامون اور معصوم کردیا ہے اور میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ ہے ہی نہیں کہ اس کی مغفرت ہو" تو اس سے ترجمہ اعلی حضرت کی حقانیت واضح ہوجاتی کہ مغفرت امت کے گناہوں کی ہورہی ہے حضور کے گناہ جب ہیں ہی نہیں تو مغفرت کیسی

زبیری فرقہ کی پانچویں دلیل اور اس کا قلع قمع

مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵ دلائل النبوہ صفحہ ۸۷، ۸۴، ۸۳، ج ۵ طبرانی مجمع الزوائد صفحہ ۸۷، ۸۴، ۸۳، ج ۸ حوالے سے لکھتے ہیں حضور علیہ السلام کو آسمانوں والوں اور تمام نبیوں پر جو فضلیت دی ہے ان میں ایک یہ بھی ہے انا فتحنالک فتحا مبینا...... الایۃ۔ یہاں زبیر نے ذنب کا معنی خلاف اولیٰ کا کیا ہے۔

الجواب

پہلے تو زبیر کا یہ دعوے تھا کہ ذنب کا صرف اور صرف گناہ ہے اور نسبت حضور کی طرف ہے اب علمائے کرام کی ضربات شدیدہ سے مبہوت ہو کر خلاف اولیٰ کا معنی کر رہے ہیں۔ اس طرح ترجمہ اعلیٰ حضرت پر کچھ زد نہیں پڑتی گناہ امت کے ہیں۔ کہ حضور کے بعض کام بظاہر خلاف اولیٰ ہیں اور کچھ سنی مترجمین نے ذنب کا معنیٰ الزام بھی لکھا ہے اور کچھ مفسرین نے یہ تفسیر بھی لکھی ہے کہ خدا نے ان کی اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہ سے محفوظ و معصوم رکھا یعنی گناہ کی آپ کی ذات تک رسائی نہیں کچھ مفسرین (مفتی احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ) نے وکیل کی مثال دے کر فرمایا کہ وکیل کہتا ہے یہ میرا مقدمہ ہے حالانکہ مقدمہ اس پر نہیں ہوتا وہ کسی اور پر ہوتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کا ضامن ہوتا ہے اور یہی ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ قبلہ نے فرمایا تا کہ اللہ آپ کے سبب اور وسیلہ سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے۔ سب اپنی جگہ صحیح ہیں کوئی ترجمہ کسی کے خلاف نہیں جس طرح تمام تیسیریں اور کوثر کی تمام تفسیریں اپنی جگہ حق اور صحیح ہیں اسی طرح ذنبک کے تمام معنیٰ اور تفاسیر جو علمائے حق اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ مفتی احمد یار خان صدر الافضل مراد آبادی علامہ کاظمی صاحب رحمتہ اللہ علیہ علامہ اشرف سیالوی، جسٹس پیر کرم شاہ الازہری نے کی ہیں سب صحیح اور حق ہیں چونکہ زبیر کے ذہن میں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی دشمنی کا بھوت سوار ہے اس لئے وہ خواہ مخواہ ترجمہ کنزالایمان کو احادیث کے خلاف ثابت کرنے کی نحش حرکت کر رہے ہیں نہ ترجمہ کنزالایمان احادیث کے خلاف اور نہ احادیث ترجمہ کنزالایمان کے خلاف ہیں یہ زبیر کی آنکھوں پر بغض و حسد کی عینک لگی ہے اس لئے انہیں ترجمہ اعلیٰ حضرت احادیث کے خلاف نظر آ رہا ہے خدا ان کی آنکھوں بغض و حسد کی پٹی اتارے۔

زبیری فرقہ کی چھٹی دلیل اور اسکی حقیقت

ترجمہ اعلی حضرت کو غلط ثابت کرنے کے لئے ابن کثیر ج ۴ ص ۲۹۷ کے حوالے سے زبیر صاحب رقمطراز ہیں ھذا من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ترجمہ زبیر نے یہ لکھا ہے آپ فرماتے ہیں کہ آپکی مغفرت ذنب آپکی ایسی خصوصیت ہے کہ اس میں آپ کا کوئی شریک ثانی نہیں اس میں آپ کی عظیم بزرگی اور منزلت کا اظہار ہے

الجواب

صاحبزادہ صاحب کچھ خدا کا خوف کرو حضور کے گناہ ثابت کرنے کیلئے مغفرت کا قول درج کردیا حالانکہ اس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں خدا نے آپ سے گناہوں کو دور رکھا خدا نے آپ کو محفوظ و معصوم بنایا۔ آپ کے سبب سے آپ کے اگلے پچھلوں گناہ معاف فرمائے۔ اس حوالے سے آپکو کیا فائدہ پہنچا اور کنزالایمان پر کیا زد پڑی ہے...... شرم تم کو مگر نہیں آتی!

زبیری فرقہ کی ساتویں دلیل اور اس کا جواب

زبیر نے ترجمہ کنزالایمان غلط ثابت کرنے کے لئے مواھب لانیہ اور زرقانی کی یہ عبارت بلا سوچے سمجھے نقل کردی و نھما انہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ و ما تاخر..... ۱۴۱ اردو ترجمہ نقل نہیں کیا۔

الجواب

اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے آپ کا ایک خاصہ (جو خاص اسی ذات میں ہوتا ہے اس کے بغیر اور کسی میں نہیں پایا جاتا) یہ بھی ہے کہ آپ کے طفیل آپ کے صدقے آپ کے سبب و وسیلے سے خدا نے آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرمادئے یہ عبارت تو اعلی حضرت کے ترجمہ کی تائید کے لئے ہے اگر حضور کے گناہوں کی مغفرت مراد لو تو پھر یہ حضور کا خاصہ نہیں رہتا اور عصمت رسول پر دھبہ لگتا ہے کیونکہ عام مومنوں کے لیے ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا آیا ہے تو پھر مغفرت ذنب حضور کا خاصہ کیسے رہا...... صاحبزادہ کچھ تو خوف خدا کرو!!

زبیری فرقہ کی آٹھویں دلیل اور اسکا رد

مدارج البنوہ ص ۳۰ ص ۲۵ کے حوالے سے حضور کا ایک خاصہ یہ بیان فرماتے ہیں۔ از انجملہ

نست کسر زیدہ شد حضرت علیہ السلام را ما تقدم من ذنبہ و ما تاخر

الجواب

۔ کاش... صاحبزادہ صاحب مکمل مدارج النبوت کا مطالعہ فرماتے اور آموزش یا آمرزیدہ شد کے معانی کی وسعت کو سمجھتے۔ کوئی محقق اپنے عقیدہ کے خلاف کچھ نہیں لکھتا چہ جائیکہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دھلوی جیسا عظیم محقق اپنے عقیدہ کے خلاف لکھے مدارج النبوت فارسی ''مطبع نو لکشم جلد اول ص ۴۴'' میں اسی آیت کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر کیے متعلق رقم طراز ہیں

این کلام مجمل است بیانش آنست کہ خواجگان گاہے. تشریف سید ھند بعضے خواص راوے نوازند ایشا نزاوے گویند کہ بخشیدم ترا (یہی آموزیدہ شد کی مزا دھے) در گزشتم ترا از ہر گناہے کہ پس وبیش کردہ مئی خذہ نیست بر تو حالانکہ آں بندہ ہیچ گناہے ندارد و خراجہ ہم میداند کہ ہیچ گناہ ازوے صادر شدہ نہ پیش و نہ پس ولیکن این کلام مفید تشریف و تکریم است مر بندگانرا فھم وباللہ التوفیق وبعضے محققین گفتہ انز کہ مغفرت (آموزش) این جان کنایت است از عصمت پس معنی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر لیعصمک اللہ فی ما تقدم من عمرک و فیما تاخر منہ. واین قول در غایت حسن وقبول است

انھی ______

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہ کلام مجمل ہے اس کا بیان اسطرح ہے کہ خواجگان کبھی اپنے خاص غلاموں کو شرف عطا کرتے ہیں اور اپنے بندگان خاص کو نوازتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں بخش دیا اور تمہیں چھوڑ دیا اگر تم سے آگے پیچھے کوئی گناہ (بالفرض) سرزد ہو تم پر کچھ مواخذہ نہیں حالانکہ اس بندہ خاص (خاص غلام) کا کوئی گناہ نہیں ہوتا اور خواجہ (بادشاہ) بھی خوب جانتا ہے کہ اس سے آگے پیچھے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا لیکن یہ کلام مفید تشریف و تکریم ہے غلاموں کے لئے۔ بعض محققین نے فرمایا مغفرت اس جگہ کنایہ ہے عصمت کے معنی میں پس آیت کریمہ کے معانی یہ ہوں

کے معانی زبیری رسالہ مغفرت ذنب کے صفحہ ۱۷ کے مطابق یہ ہیں عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے حضور کی بارگاہ میں حاضری دو وہ ایسے عبد کریم میں کہ اللہ تعالی نے ان کی اگلی پچھلی زندگی کو تمام گناہوں سے محفوظ اور معصوم اور مبرا و منزہ فرمادیا ہے۔ انبیا کریم از راہ تواضع اپنی لغزشوں کا ذکر کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عفو اللہ فرمانا جو اس بات کی دلیل ہے کہ حضور باب شفاعت کھلوائیں اور آیت کریم میں اگلے پچھلے لوگوں کی مغفرت کا جو ذکر ہے اسکا ظہور ہوا اللہ تعالی نے آپ کی ذات کو تو ہر گناہ سے ہمیشہ محفوظ و معصوم رکھا ہے اور یہی جواب علامہ عزالدین عبدالسلام کی عبارت کا ھے کہ جو مغفرت ذنب کے صفحہ ۳۰ پر درج ہے یعنی یہی وجہ ہے کہ جب قیامت کے دن انبیا سے شفاعت طلب کی جائیگی تو وہ اپنی اپنی لغزشوں کا ذکر کرتے ہوئے (از راہ تواضع) نفسی نفسی فرمائیں گے بلکہ اگر ان کو بخشش اور مغفرت کا مژدہ پہلے سے سنادیا جاتا تو کبھی شفاعت کا انکار نہ کرتے جبکہ حضور کو یہ خبری گئی طرف سے بالکل مطمئن ہو کر آنا تھا کہتے ہوئے امت کی شفاعت فرمائیں گے اس لئے کہ اس آیت میں اذن شفاعت کا بیان ہے کہ اللہ تعالی آپ کے سبب آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشے گا عبارت تو ترجمہ اعلی حضرت کی تائید کر رہی ھے لیکن یہ بے ادب بڑی ڈھٹائی سے بزم خویش حضور کے گناہوں کی مغفرت مراد لے رہا ہے۔ خدا ہدایت عطا فرمائے۔

ناسخ، منسوخ آیات

رسالہ مغفرت ذنب کے صفحہ ۳۰،۳۱،۳۲ پر زبیر نے جواہر البحار القعول المر کتاب الشفاء۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی اور مفتی احمد یار خان گجراتی کے حوالے سے یہ تسلیم کیا ہے کہ آیت کریمہ لیغفرلک اللہ ناسخ ہے آیت کریمہ "ما ادری ما یفعل بی ولا بکم" کی۔ واقعی صحیح ہے لیکن جدید زبیری تحقیق کے مطابق سورہ فتح کی آیت کریمہ پوری آیت کی ناسخ نہیں بن سکتی۔ حالانکہ زیر بحث آیت کریمہ لیغفرلک اللہ پوری آیت ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کی ناسخ ہے یعنی اب یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا آیت مغفرت میں حضور کو اپنے معصوم عن الخطا ہونے کی اور آپ کے سبب وسیلہ سے اگلوں پچھلوں کی مغفرت کی خبر مل گئی۔ اس لئے تو آپ روز محشر جرات فرما کر انالھا۔ فرمائیں گے۔ سابق صحابہ کرام نے حضور کو معصوم محفوظ عن الخطا سمجھا نہ کہ حضور کے گناہ سمجھے۔ غیر معصوم سے لغزش اور خطاء اجتہادی ہو سکتی ہے۔ صحابہ غیر المعصوم اور حضور معصوم ہیں

گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی زندگی کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ و معصوم مبطر اور منزہ رکھا یہ قول سب سے اچھا اور مقبول ہے

اب زبیر کی پیش کردہ عبارت کا ترجمہ بھی شیخ محقق کے عقیدہ کے مطابق کرنا ہوگا کہ "امر زیدہ شد سے حضور کے گناہ مراد نہیں کیونکہ حضور تو ہر گناہ سے معصوم اور محفوظ ہیں اب تمام اکابرین اہلسنت یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ زبیر پر شیخ محقق کی روح لعنت بھیج رہی ہے کہ اے بدبخت میرے عقیدہ کے خلاف میری ہی عبارت کے غلط معانی کرکے امت رسول کو گمراہ کرنے کی جسارت کررہے ہو اس عبارت سے حضور کے گناہوں کی مغفرت مراد لینا بالکل غلط بلکہ سنگین بے ادبی اور گستاخی ہے۔ صحابہ کرام علماء متقدمین و متاخرین مفسرین و محدثین بالاتفاق حضور کی عظمت عزت شوکت فضیلت اور خصوصیت کا موجب حضور کے گناہوں سے محفوظ معصوم اور منزہ ہونے میں بیان فرمارہے ہیں اور حضور علیہ السلام کو خطاکار اور گناہ گار کہنے کے قول بد تر از بول کو غیر مقبول مردود ضعیف بعید غیر حسن قرآن وحدیث کے خلاف اور حضور کی گستاخی اور بے ادبی سمجھ رہے ہیں مگر ایک صاحبزادے میاں زبیر ہیں جو الٹی گنگا بہا رہے ہیں۔ میاں صاحبزادے آپ نے تو

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حضور کی خطائیں ثابت کرنے کے لئے زبیر کی نویں دلیل

الجواب۔ بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کے حوالے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول **ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر** (زبیری ترجمہ) تم جاؤ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ایسے عبد کریم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

الجواب

مجھے یقین ہے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس گستاخ اور بدبخت شخص کے لیے حضور کے گناہ ثابت کرتا ہے لعنت بھیج رہے ہونگے اور فرمارہے ہوں گے کہ میرے کلام اور ارشاد کے تو نے غلط معنی کرکے امت رسول کو گمراہی میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔ قول عیسیٰ علیہ السلام

زبیر کی بدحواسی

لیغفرلک اللہ میں امت کی مغفرت کی خبر کے بعد لیدخل المومنین المومنات کی تکرار بے فائدہ ہوگی

الجواب

مومنوں کی مغفرت اور نجات کی خبریں کیا قرآن میں بار بار نہیں آتیں؟

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا' قد افلح المومنون قد افلح من تزکی' قد افلح من ذکہا' اولئک لھم المفلحون۔ وبشر الصابرین' اولئک ہم خیر البریۃ -کیا یہ بے فائدہ تکرار ہے؟

فبای الاء ربکما تکذبٰن کی تکرار کے بارے کیا فتویٰ ہے

امام رازی' صاحبزادہ زبیر

صاحبزادے صاحب کو امام رازیؒ کا یہ قول کہ بعید از فہم تو نظر آ گیا مگر امام رازیؒ کے مندرجہ ذیل ارشادات کیوں نظر نہ آئے؟

1 ارشاد 1 :۔ تفسیر کبیر طبع مصری ج ۳ص ۴۴ :۔ **یدل علی انہ علیہ السلام کان معصوما عن جمیع الذنوب**۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ حضور علیہ السلام جمیع ذنوب سے معصوم ہیں

2 ارشاد 2 :۔ تفسیر کبیر طبع مصری ج ۱۰ص ۱۶۱ میں زیر آیت **وما ارسلنا من رسول' لا لیطاع باذن اللہ۔ دالۃ علی ان الانبیاء علیھم السلام معصومون عن المعاصی والذنوب لانھا دالت علی وجوب طاقتھم مطلق الفلو اتو اثم بیت لوجب علینا الاقتداء بھم ف تک المعیتہ فتعیر تلک المعیت واجبتہ علینا و کونھا معصیتہ یوجب کونھا محرمتہ علینا فیلزم تو ارد الایجاب والتحیم علی الشئی والواحد وانہ محال** یعنی یہ آیت کریم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انبیاء علیھم السلام تمام معاصی وذنوب سے معصوم ہیں چونکہ یہ آیت کریم انبیاء کرام کی مطلقاً اطاعت واجب کرتی ہے پس اگر وہ گناہ کریں تو پھر بھی ہم پر ان کی اقتداء

معصیت میں بھی واجب ہوگی اور گناہ کرنا ہم پر حرام ہے پس ایک ہی شے میں وجوب و تحریم لازم آیا جو کہ محال ہے۔ للذا ثابت ہوا نبی ہر ذنب سے معصوم و پاک ہے

امام رازیؒ نے زبیر کو وہ ماری ہے کہ عمر بھر منہ اوپر کر کے نہیں چل سکیں گے۔

جب حضور کے ذنب ہیں ہی نہیں تو لازماً یہاں امت کے گناہوں کی مغفرت مراد ہوگی۔

ارشاد 3 تفسیر کبیر لرازی ج ۱۰ ص۴۴ میں زیر آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ لکھتے ہیں۔

دلالت ھذہ الایۃ علی وجوب عصمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عن جمیع الذنوب

حضور جب جمیع ذنوب سے معصوم ہیں تو لذنبک میں امت کے گناہ مراد ہوئے اور ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ پر امام رازی رحمتہ اللہ علیہ کی مہر لگا دی۔

اب زبیر کو اپنے مخصوص انداز و سر میں یہ شعر گنگنانا چاہیے۔

اے میرے باغ آرزو کیسا ہے باغ ہائے تو
کلیاں تو گو ہیں چار سو لیکن کوئی کھلی نہیں

زبیر میاں ہوش میں آو ہوش سنبھالو

ارشاد نمبر۴۔ سورہ فتح کی زیر بحث آیت کی تفسیر میں امام رازی نے پہلا قول اعلیٰ حضرت کے ترجمہ والا بیان فرمایا ہے (المسالہ الثالثہ) لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ذنب فماذا یغفر ؟ قلنا الجواب عنہ قد تقدم مرارا من وجوہ (احدھا) المراد ذنب المومنین "یعنی حضور کے ذنب تو ہیں ہی نہیں تو پھر مغفرت کیسی ؟ امام رازی فرماتے ہیں کئی وجوہ سے اس کا جواب کئی بار گزر چکا ہے ان میں پہلا جواب یہ ہے کہ ذنبک سے مومنین کے گناہ مراد ہیں امام رازی تو اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو اولیت دے رہے ہیں اور تم بات کو الجھا رہے ہو شرم تم کو مگر نہیں آتی

زبیر کی پیش کردہ احادیث روایات اور اقوال کا جواب

(امام رازی کے حوالے سے دیوبندی مولوی کا زبیر کے منہ پر تھپڑ)

مولوی حفظ الرحمن سیوہاروی دیوبندی قصص القران ج ا ص ۲۰۳ میں کبیر الرازی کے حوالے سے ان روایات واحادیث جن میں انبیاء کے ذنوب کا ذکر ہے اور زبیر کا

معدل ہیں کے بارے میں لکھا۔ یہ اخبار احاد ہیں اسلئے جرات کے ساتھ یہ کہہ دینا چاہئے کہ اگرچہ یہ روایتیں صحیحین کی ہیں اس لئے مشہور کی حد تک پہنچ گئی ہیں مگر راوی کو ان روایات میں سخت مغالطہ ہوا ہے لہٰذا یہ ہرگز قابل قبول نہیں ہیں اس لئے کہ ایک نبی کی جانب ذنب یعنی گناہ کی نسبت کے مقابلہ میں راویوں کی غلطی کا اعتراف بدرجہا بہتر اور صحیح طریقہ کار ہے امام رازی کا رجحان اسی جان ہے اور انہوں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ زبیر میاں اہوش میں آو امام رازی نے آپ کی پیش کردہ روایات کو عصمت رسول پر قربان کر کے رکھ دیا ایک دیوبندی مولوی جن کی کتابیں گستاخیوں سے پر ہیں اس نے بھی تمہاری تردید کر دی (قصص القران ص ج ا۔ ۲۰۵ از مولوی حفظ الرحمن دیوبندی)

اس لئے قران عزیز کا یہ منصوص عقیدہ "عصمت پیغمبر" اپنی جگہ "غیر متزلزل او اور غیر متبدل عقیدہ" اور اس لئے بلاشبہ جو اس عقیدت کی صداقت پر حرف گیری کا باعث بنے وہ خود (زبیری دلائل) یا قابل ردوانکار ہے اور یا اپنی صحت تعبیر کے لئے جوابدہ پس اس محکم عقیدہ کو اپنی جگہ سے ہٹنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ اس سے معارض شے (زبیری دلائل) کو یا اس کے مطابق ہونا پڑے گا یا مٹ جانا ہوگا قصص القرآن ص ۲۰۸ ج ا

اور یہ دعوی ہرگز نہیں کیا جاسکتا کہ الفاظ اور جملوں کی یہ نسبت (جو زبیر نے نبی کے ذنب ثابت کرنے کے لئے پیش کی ہے) نبی اکرم ﷺ کی زبان حق ترجمان کے نکلے ہوئے الفاظ اور جملوں کی نسبت ہے بلکہ آپ کے مفہوم اور معنی کو ادا کرتی ہیں لہٰذا ہو سکتا ہے کہ ان روایات میں بیان کردہ واقعات کی صحت کے باوجود زبیر بحث الفاظ (نبی کے ذنب گناہ خطا وغیرہ) سلسلہ سند کے کسی راوی اختلال لفظی کا نتیجہ ہوں اور اس سے یہ تعبیری سقم پیدا ہو گیا ہو

مفتی احمد یار خان گجراتی جن کا نام زبیر نے بے سمجھی سے اپنے موئدین میں سمجھا جاء الحق ج اص ۴۳۲ میں عصمت انبیاء پر اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں عصمت انبیاء قطعی اور اجماعی مسئلہ ہے اور احادیث (جو زبیری نے لکھی ہیں) جن سے پیغمبروں کا گناہ ثابت ہے اگر متواتر اور قطعی نہیں بلکہ مشہور احادیث ہیں وہ سب مردود کوئی بھی قابل اعتبار نہیں اگرچہ صحیح ہی ہوں ان حوالہ جات سے زبیری روایات جن سے معصوم نبی کے گناہ ثابت ہوتے ہیں مردود ٹھہریں۔ زبیر نے اپنے اعمال نامہ کی طرح کاغذوں کو خواہ مخواہ کالا کیا

زبیر کی اپچ۔ ص ۳۲ پر عنوان سادس کے نمبر سے لکھتے ہیں

آیت کریمہ میں تعلق حضور کی ذات سے ہے درمیاں میں امت کا ذکر آجانا کلام کو بے ربط کر دینا ہے

الجواب۔ امت کا ذکر اور وہ بھی امت کی مغفرت بوسیلہ کلاہی سرکار کا ذکر ہے زبیر اپنی بے عقلی اور بے سمجھی کی وجہ سے سمجھ رہے ہیں تعزروہ وتوقروہ میں حضور کی تعظیم وتوقیر کا ذکر اور آگے سبحوہ میں خدا کی تسبیح کا ذکر کلام کو بے ربط نہیں بناتا تو یہاں بھی امت کی مغفرت محبوب کا ذکر بھی کلام کو بے ربط نہیں بناتا قاضی عیاض اور علامہ سبکی کا کلام بحوالہ جواہر البحار ص ۱۴۹۴ ہمارے حق میں ہے امت کی مغفرت کی بشارت بھی ان نعمتوں میں سے ہے جو حضور کو بخشی گئیں

زبیر حواس باختہ ہو گئے

مدارج البنوت ص ۱۷۲ کی عبارت جو اس کے دعوی (ذنب حضور کے ہیں) کے خلاف ہے صفحہ ۳۴ پر درج کر کے یہ ترجمہ لکھا۔ اس آیت سے گناہوں کا ثابت کرنا نہیں بلکہ ان کی نفی کرنا مقصود ہے کہ آپکے گناہ ہیں ہی نہیں اللہ نے آپ کو گناہوں سے بچالیا ہے اور معصوم بنایا ہے" جب حضور کے ذنب بمعنی گناہ ہیں ہی نہیں تو ثابت ہوا آیت کریمہ لذنبک میں امت کے گناہ ہیں جن کی مغفرت حضور کے صدقے ہوگی

دروغ گو را حافظہ نباشد

جواہر البحار کی عبارت کا جواب۔ زبیر کو جواہر البحار کے حوالہ سے امام سیوطی کے یہ الفاظ تو نظر آگئے اما ثانیا فلانہ لا ۔ینسب ذنب الخیر الی غیر دن صدر منہ لکاف الخطاف مگر یہ الفاظ کیوں نظر نہ آئے ۔وھو معصوم من الذنوب فھو المخاطب بالحضرہ والمقصود ماتقدم من تقدم من آدم الی زمانہ وما تاخر من تاخرین الایتہ من زمانہ الی یوم القیامہ جواہر البحار طبع مصری ج۱۳۸

صاحب جواہر البحار نے کنزالایمان پر صحت کی مہر لگا دی اور یہاں زبیر کو امام سیوطی کے یہ الفاظ کیوں نظر نہ آئے (بانہ معصوم قبل السہو وبعد ھار (جواہر البحار ص ۲۱۲) اور زبیر کو جواہر البحار طبع مصری ص ۲۳ میں یہ بارھواں قول کیوں نظر نہیں آیا۔ القول الثانی عشر قال مکی مخاطبہ النبی ﷺ ہی مخاطبہ لامتہ المغفرت ممنا بہریتہ من العیوب اور ص ۲۱۴ میں یہ قول کیوں نظر نہ آیا المغفرت ممنا کنایتہ عن اعصمتہ نعنی الیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر یعصمک اللہ فیماتقدم من عمرک وفیماتاخیر جب یہ گناہ حضور ﷺ نہیں تو مغفرت ذنب یقیناء حضور کی امت ہوئی حضور ﷺ معصوم ہیں۔ لہٰذا ترجمہ اعلی حضرت صحیح ثابت ہوا اور زبیر کی کوشش خاک میں مل گئی اور یہی قول ثامن کا جواب ہے کہ صاحب جواہر البحار ص ۲۸ میں لکھتے ہیں بظاہر اگرچہ حضور مخاطب ہیں چونکہ آپ تمام ذنوب (گناہ) سے پاک اور معصوم ہیں لہٰذا یہاں امت کے گناہ مراد ہیں جو حضور کے صدقے معاف ہوں گے جس طرح لئن اشرکت میں امت اور مخاطب حضور ہیں زبیر میاں ہوش میں آو

علامہ سعیدی کا رجوع

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے علامہ سعیدی نے رجوع فرمایا ہے اب اس میدان مین حضور کے گناہ ثابت کرنے والے صرف میاں زبیر ہیں خدا انہیں بھی رجوع کرنے کی توفیق بخشے اب چونکہ مولانا غلام رسول سعیدی نے حق تسلیم کرلیا ہے لہٰذا ان کے کسی قول پر تبصرہ کرنا مناسب نہیں

زبیر کا اپنے اوپر اعتراض کو نہ سمجھنا

صفحہ ۳۶ پر علمائے اہلسنت کے اعتراض کو زبیر نے سمجھا ہی نہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کی

اولاً۔ علمائے حق نے کبھی نہیں کہا کہ ذنبک میں ذنب کی نسبت بظاہر حضور کی طرف نہیں اعتراض اس معانی پر ہے

(۲) ذنب کا معنی الزام بھی ہے کیونکہ۔ کرم شاہ الازہری نے لکھا ہے اگر ذنب کا الزام ہے

جب تو نسبت حضور کی طرف صحیح ہے
حسنات الابرار سیات المقربین
(۳) اگر ذنب کا معنی خلاف اولی کا ہیں تو پھر بھی نسبت صحیح ہے
(۴) اگر ذنب کا معنی آپ کی بلندی درجات کے باعث اپنی نظروں میں گناہ ہیں جو فی الحقیقۃ گناہ نہیں جب بھی نسبت صحیح ہے

(۵) اگر ذنب کے گناہ اور خطا کروگے جس طرح زبیر کا پہلا قول ہے کہ ذنب کے معنی گناہ کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتے اور پھر گناہوں کی نسبت حضور کی طرف کروگے تو معصوم نبی کو خطاکار اور گناہ گار کہہ کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھوگے اسی بات سے علمائے حق نے آپ کو روکا اور اس شیطانی حرکت سے باز رہنے کی بار بار گزارش کی جب علماء حق کے اعتراض کو زبیر نے غلط نقل کیا تو زبیر کا جواب خود بخود غلط ہوگیا زبیر نے جو روایات اپنے باطل دعوی (ذنب کی نسبت حضور کی طرف) کے ثبوت میں نقل کی ہیں ان کا تحقیقی جواب گزشتہ صفحات میں تفصیلا آچکا ہے دہرانے کی ضرورت نہیں ۔امام رازی جیسے محقق علماء نے تو ان روایات کو حضور کی عزت عظمت اور عصمت پر قربان کرنے میں عافیت سمجھی کیونکہ انبیاء کرام کا گناہوں سے پاک ہونا ایسا اجماعی اور قطعی عقیدہ ہے کہ اس کے مقابلے میں انبیاء کرام کے گناہ ثابت کرنے والی روایات کی کچھ حیثیت نہیں بقول مفتی احمد یار خان یہ روایات مردود ہیں ۔ حضور کی طرف گناہ کی نسبت عیسی علیہ السلام نے نہیں کی بلکہ یہ راوی کا اختلاف لفظی ہے اور نہ خود حضور علیہ السلام نے اپنی طرف گناہ کی نسبت کی اگر ہوگی تو واضح ہوگی جیسے یونس علیہ السلام نے انی کنت من الظالمین فرمایا جو انہیں ظالم کے مرتد بے ایمان ہے اور نہ بڑے بڑے صحابہ نے کی ہے صحابہ کرام پر زبیری افتراء ہے صحابہ کی محفل میں حضور علیہ السلام کے روبرو حضرت حسان بن ثابت

اگر بقول زبیر صحابہ کرام حضور ﷺ کے عیب اور گناہ ماننے والے ہوتے تو حضرت حسان کو فوراء ٹوک دیتے یہ قران کے خلاف (معاذ اللہ) کہ رہا ہے قران میں تو بقول زبیر لذ نبک میں حضور کے گناہ ثابت ہو رہے ہیں اور تو برملا اعلان کر رہا ہے خلقت مبراء من عیب آپ جملہ عیوب ونقائض اور ذنوب سے پاک بنائے گئے ہیں معلوم ہوا کہ حضور کے گناہ ثابت کرنے والا زبیر صحابہ پر جھوٹا بہتان باندھ کر جہنم خرید رہا ہے امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں متعدد مقامات پر حضور ﷺ کو جملہ ذنوب سے محفوظ معصوم لکھا زبیر نے کتنے

اکابرین ملت پر افتراء کیا ہے کہ وہ حضور کے گناہ ثابت کرتے ہیں امام رازی ۔امام غزالی ۔امام سیوطی ۔علامہ عسقلانی ۔علامہ قسطلانی ۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۔علامہ حقی ۔علامہ نبہانی ۔علامہ علی قاری حنفی ۔شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی ۔ان میں سے کسی بزرگ نے بھی ذنب کا معنی خطااور گناہ کر کے حضور کو خطاکار اور گناہ گار لکھنے کی جسارت نہیں کی سب نبی ولی صحابی مفسر محدث سب اس بات پر سو فیصدی متفق و متحد ہیں کہ حضور کی خطائیں اور آپ کے گناہ ثابت کرنے والا شخص مردود ۔بدبخت ۔خائب ۔خاسر ۔اور لعین ہے ان میں سے کسی بزرگ نے بھی امت کے گناہ والے معانی ترک نہیں کیئے اور نہ ان معانی کا رد کیا ہے اس قول کے علاوہ دیگر اقوال نقل کرنے کا مطلب اس قول کو ترک کرنا یہ صرف زبیری ذہن کی پیداوار ہے نہ کسی نے نبی کو خطاکار کہنے والے قول کو اچھا قرار دیا کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ حضور کو خطاکار اور گناہ گار کہنا حضور کی بے ادبی اور گستاخی ہے یہ سب بزرگ نہ اس گستاخی کے مرتکب ہوئے اور نہ معصوم نبی کو خطاکار و گناہ گار لکھا البتہ نبی کے گستاخوں کے لئے کفر کے فتوے صادر فرما گئے ۔جس طرح بعض فرقے توحید کی آڑ میں اس کے محبوب کی گستاخیاں کرتے ہیں اور انگریز سے اہلحدیث لقب حاصل کرنے والے غیر مقلدین چند ذو معنی احادیث در جواز رفع یدین جواز فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر وغیرہ پیش کر کے احناف کو منکرین حدیث ہونے کا طعنہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں تم نے امام اعظم کو نبوت کا درجہ دے رکھا ہے اسی طرح غیر مقلدین کی پیش کردہ احادیث کے مقابلے میں بہت ہی کمتر درجہ کی احادیث پیش کر کے وہی طعنہ ہمیں زبیر دیتا ہے جو غیر مقلدین دیتے ہیں کہ تم امام احمد رضا کو نبوت کا درجہ دے رکھا ہے حالانکہ اس جاہل لکیر کے فقیر کو اتنا علم بھی نہیں کہ کسی قول کو صحیح ماننے کا نام اسے نبوت کی کرسی پر بٹھانا نہیں ہے ۔غیر مقلدین بھی ہمیں منکر حدیث کہتے ہیں حالانکہ ان کی پیش کردہ احادیث کے جواب میں ہمارے پاس قوی دلائل ہیں اسی طرح زبیری حوالوں کے مقابلہ میں اجماعی عقیدہ عصمت انبیاء ہے جیسے زبیری دلائل رد نہیں کرسکتے جس طرح غیر مقلدین کی پیش کردہ احادیث مذہب حنفیہ کو ضعیف یا غلط نہیں کر سکتیں اسی طرح زبیری دلائل بھی عقیدہ عصمت انبیاء کو غلط ثابت نہیں کرسکتے ۔نہ امام اعظم کے اجتہاد کو صحیح ماننا آپ سے کافرانہ عقیدت ہے اور نہ اعلی حضرت کے ترجمہ کو صحیح ماننا کافرانہ عقیدت ہے البتہ اللہ کے ولی کے ترجمہ کو غلط کہنا منافقانہ عداوت ضرور ہے

زبیر خود فیصلہ کریں قرآن کا غلط ترجمہ و تفسیر کرنے والا کون ہوتا ہے؟

تم نے اعلیٰ حضرت کو کیا کہا؟

خود سوچو

اعتراض ثانی جو علمائے حق نے کیا ہے وہ اپنی جگہ اٹل ہے کسی مقتدر عالم دین نے حضور کو گناہ گار نہیں لکھا شاہ رفیع الدین کا زمانہ پولیس کا زمانہ نہیں تھا ان کے بھتیجے اسمٰعیل قتیل کی وجہ سے ان گھرانے میں بے ادبی کی وبا پھوٹ پڑی اس لئے شاہ رفیع الدین کا ترجمہ اصلی نہیں معلوم ہوتا موجودہ ترجمہ جو شاہ رفیع الدین کے اسم گرامی کے ساتھ منسوب ہے پھر پہلے بھی علمائے حق نے اعتراض کیا تھا اب بھی وہی اعتراض باقی ہے شاہ ولی اللہ کے ترجمہ میں بیامرزد ہے میا نرزد اور آمرزش کے معانی بے حد وسیع ہیں یعنی خدا آپ کے اگلے پچھلے گناہ مٹادے یعنی ایسی آمرزش ہو کہ آپ کے نامہ عمال میں کوئی گناہ نہ رہے ہی مراد شیخ محقق

۔علامہ فضل حق خیر آبادی ۔علامہ عبد الحکیم شرف القادری ۔مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کی عبارت کے ہے علامہ مظہر اللہ نے سورہ محمد کی جس آیت کا ترجمہ لکھا ہے اس میں حضور کو تعلیم امت کے لئے ایسا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں لغزش گناہ نہیں ہوتی ۔کوتاہی گناہ نہیں صرف خلاف اولی ہے لہٰذا کوئی اعتراض نہیں غزالی زماں کا ترجمہ صحیح ہے خلاف اولی کا گناہ نہیں۔اعتراض گناہ والے معنی پر ہے تفہیم البخاری کے مصنف شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی ابھی زندہ ہیں ان سے دریافت کرلو اس گناہ سے امت کے گناہ مراد ہیں خود حضور کے؟ علامہ سیالوی کا ترجمہ بالکل صحیح اور فاضلانہ ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں مولانا مفتی سعادت علی نے نبی کے گناہ لکھ کے گناہ کیا ہے خدا معاف کرے (ابھی زندہ ہیں ان کو توبہ کی توجہ دلائیں رجوع کریں) غیر معصوم کا قول غلط ہو سکتا ہے معصوم خطاؤں اور گناہوں سے پاک رہے کا پیر کرم شاہ کا ترجمہ بالکل صحیح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ذکر جمیل کی عبارت کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے علامہ او کاڑوی فقیر کے قریبی دوست تھے ان کا عقیدہ قطعا یہ نہیں تھا کہ نبی خطاکار ہے

نمبر کی غلط فہمی

س ۹ ٥٩ نمبر، ربطہ از مفتی صاحب ذنب کا ترجمہ گناہ نہیں سمجھتے انھی کے کلام میں گی

متعلقات پر ذنب معصیت خطا جھوٹ اور عتاب جیسے الفاظ کی (تاویل کرتے ہوئے بار بار انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت پائی جارہی ہے

الجواب

جہاں نسبت حضور کی طرف پائی جارہی ہے وہاں معنی آپ کے رسالہ کے صفحہ ۷ والا ہے یعنی آپ کی اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے بالکل محفوظ و معصوم کردیا ہے اللہ نے گناہوں اور آپ کے درمیان ستر اور پردہ ڈال دیا لہذا گناہ آپ تک پہنچ ہی نہیں سکے یعنی آپ گناہوں سے بالکل محفوظ اور معصوم رہے۔ یا یہ معنی ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے اگلے اور پچھلے گناہوں سے علمائے حق کے نزدیک زبیری فکر کے مطابق ذنب معصیت خطا جھوٹ کی نسبت انبیاء معصومین کی طرف کرنا ذنب معصیت خطا اور جھوٹ ہے انبیاء علیہم السلام کا ان برائیوں سے پاک ہونا ہی عصمت ہے اگر انبیاء علیہم السلام کی ذات مقدسہ کو ان برائیوں سے پاک نہیں مانوگے تو عقیدت عصمت انبیاء کا انکار لازم آئے گا جو کہ صریح بے ایمانی ہے۔ خدا نے جو عصی آدم ربہ فغوی فرمایا ہے وہ مالک ہے اسی مخلوق کو جسطرح کہے کہ سکتا ہے۔ مخلوق کو زیب نہیں دیتا کہ خالق کے کہے ہوئے ہر الفاظ کو معصومین پر اطلاق کرے۔ اس کا ترجمہ بھی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے نفیس فرمایا ہے۔ تلاوت قرآن کے علاوہ ان الفاظ کو ہر جگہ دھرانے سے علمائے حق فرماتے ہیں (ملاحظہ ہو بہار شریعت اور دیگر کتب علم کلام) ابراہیم علیہ السلام کے (معاذاللہ) تین جھوٹ بولنے والی روایت میں راوی کا اختلال لفظی ہے راوی سے غلطی ہوگئی ہے۔ راوی کو جھوٹا ماننا نبی کو جھوٹا کہنے سے سہل ہے۔ یہ روایات نبی کی عصمت کے عقیدہ پر قربان ہے دیکھیں تفسیر کبیر الرازی۔ عتاب شفقانہ خفگی کو کہتے ہیں اس سے عصمت انبیاء پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اجتہادی خطا اور مطلقاً خطا میں فرق ہے 'اجتہادی خطا عصمت کے منافی نہیں' خطا عصمت کے منافی ہے 'ذنب النبی خلاف اولیٰ کلام خلاف عصمت اور ادب کے منافی ہیں' اور ذنب نبی و گناہو خطا خلاف عصمت اور ادب کے منافی ہے۔ مفروضہ [illegible] گناہ کی [illegible] ہے اور پھر مفروضہ گناہوں اور انبیاء کی ذوات مقدسہ کے درمیان اللہ تعالیٰ نے اپنی عصمت اور حفاظت کو حائل کردیا تو زبیری فکر اپنی موت خود بخود مرگئی۔ بالفرض امر محال کے لئے آتا

ہے تو بالفرض گناہ سے آپ سے گناہ کا صدور محال ثابت ہوا اور زبیر کے حصہ میں خدا و رسول کی ناراضگی اور دارین کی ذلت آئی۔

(زبیر کے گندے ذہن کی پیداوار)

ص ۴۶ ص ۴۷ پر زبیر کو اصرار ہے کہ ذنب بمعنی کی نسبت حضور کی طرف جائز ہے خدا جانے زبیر میاں کو لفظ گناہ سے کیوں پیار ہے اور بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے حضور کی طرف اس کی نسبت کر کے جہنم خرید رہے ہیں۔ اس فاضل محترم کو اتنا بھی علم نہیں کہ ذنب عتاب خطا معصیت قطعاً ہم معنی نہیں

(۱) ذنب کے معنی الزام کے بھی ہیں خطا اور معصیت کے یہ معنی قطعاً نہیں

(۲) ذنب کے معنی خلاف اولی کام بھی مفسرین نے کئے ہیں خطا اور معصیت کے یہ معنی نہیں

(۳) ذنب کے معنی لغزش بھی مفسرین نے کئے ہیں خطا اور معصیت کے یہ معنی قطعاً نہیں

(۴) ذنب کے معنی خطاء اجتہادی کے بھی ہیں خطائے مطلق اور معصیت کے یہ معنی نہیں

(۵) عتاب شفقانہ خفگی کو کہتے ہیں خطا اور معصیت کے یہ معنی قطعاً نہیں

بعض رسول کی سزا میں خدا نے زبیر میاں سے ظاہری علم بھی سلب کر لیا ہے اور معصوم ذات رسول کو خطا کار گنہگار ثابت کرنے کے لئے قلابازیاں کھا رہے ہیں

خلاصہ کلام

اس تمام بحث کی روشنی میں تین باتیں واضح ہو کر سامنے آگئیں

(۱) ایک تو یہ کہ آیت کریمہ میں لیغفرالل ہ من ذنبک وما تاخر میں اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کی مغفرت مراد دینا نقلی اور عقلی طور پر درست ہے بلکہ آیات قرآنیہ اور صحیح

احادیث کے عین مطابق ہے دلائل گذشتہ اوراق میں ملاحظ فرمائیں

(۲) اس آیت کا وہ ترجمہ بھی اپنی جگہ درست اور صحیح ہے جس میں یہ کہا گیا ہے تاکہ اللہ تعالی آپکی اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور گناہوں کی آپ کی ذات تک رسائی ہی نہ ہو یا آپ کی زندگی اور گناہوں کے درمیان ستر حائل کردے

(۳) تیسری بات یہ کہ ذنب کا معنی "لغزش" "خلاف اولی کام" "اجتہادی خطا" "آپ کی نظروں میں فی الحقیقتہ گناہ نہیں کرنا" درست ہے۔ مطلقاً گناہ اور خطا کی نسبت بغیر کسی تاویل کے حضور کی طرف کرنا عصمت انبیاء کے عقیدہ اور عظمت وادب انبیاء کے خلاف ہے بلکہ گناہ اور کفر ہے خدا اس دلدل سے زبیر میاں کو نکال دے۔

علمی اختلاف اور زبیر میاں کی جہالت

فروعی اختلاف وجہ رحمت ہے آئمہ اربعہ یہ اختلاف وجہ رحمت موجود ہے اور رہے گا۔ اعلی حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کا کافی مسائل (سماع یا مزامیر اسیاہ خضاب وغیرہ) میں کافی علماء سے اختلافات مگر یہ زیر بحث اختلاف قرآن مجید کے معانی و تفسیر کا ہے قرآن مجید کی غلط اور بالرائے تفسیر کرنے والا گمراہ اور جہنمی ہے زبیر نے دوسرے لفظوں میں اعلی حضرت کو جہنمی اور گمراہ بھی قرار دیا اور ادھر اپنی جہالت سے اسی کو بے بدل عالم وعارف اور بلند پایہ فقیہ اور عاشق رسول لکھ رہے ہیں اسی کا نام منافقت ہے اعلی حضرت کے ترجمہ کو صحیح ماننے کا نام آپ کو نبی یا معصوم ماننا نہیں بلکہ اس کا نام عقیدہ عصمت انبیا کی پاسبانی ہے اور زبیر میاں ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھ کر فتنے کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ نہ احادیث کے خلاف اور نہ کوئی ان کی اپنی اختراع ہے البتہ زبیر کے گندے ذہن کے مطابق یہ ترجمہ احادیث کے خلاف نظر آیا ہم اس پر قرآن واحادیث کے حوالہ جات سے سیر حاصل بحث کر چکے ہیں اور دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ یہ ترجمہ عین قرآن واحادیث کے مطابق ہے۔ اعلی حضرت واقعی معصوم نہیں البتہ معصوم نبی کی عزت عظمت اور عصمت کے پاسبان ضرور ہیں۔ اس ترجمہ کو بڑے جلیل القدر مسلمہ اور مستند اکابرین اہلسنت نے آنکھوں سے لگایا سر پر رکھا سر تسلیم خم کیا۔ مسند آرائے سیال

شریف خواجہ حمید الدین سیالوی نے اس کے محاسن لکھ کر شاہ فہد کے نام کھلے خط کی شکل میں
بھیجا اور مطالبہ کیا پابندی فورا ختم کی جائے۔ فقیہ اعظم صدر الصدور صدر الشریعۃ بدر
الطریقۃ استاذ الاساتذہ استاذ الکل علامہ محمد امجد علی۔ اعظمی رضوی مصنف۔ بہار شریعت۔
صدر الافاضل۔ حضرت مولانا السید۔ محمد نعیم الدین شاہ۔ مراد آبادی محشی۔ کنزالایمان
صاحب۔ تفسیر خزائن العرفان۔ قائد اہلسنت۔ امام قبلہ نورانی میاں کے والد ماجد سفیر اسلام
شاہ عبدالعلیم صدیقی، زبیر کے جد امجد مولانا محمد رکن الدین، زبیر کے نانا جان حضرت علامہ
مفتی محمد مظہر اللہ صاحب دہلوی اور زبیر کے والد ماجد حضرت قبلہ مفتی محمد محمود الوری حضرت
علامہ سید محدث کچھوچھوی حضرت سیدنا شاہ علی حسین اشرفی جیلانی، مولانا محب الرسول
علامہ عبدالقادر قادری بدایونی۔ حضرت محدث سورتی۔ فخر المحدثین سید دیدار علی شاہ
الوری لاہوری قطب مدینہ ضیا الملت والدین مدنی پیر سید جماعت علی محدث علی پوری ملک
العلماء فاضل بہاری شارح بخاری۔ حضرت شاہ عبدالسلام حضرت علامہ جبل پوری محدث
اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد غزالی زمان علامہ پیر سید احمد سعید کاظمی اور ان کے استاذ و
مرشد مولانا سید خلیل احمد کاظمی محدث امروہوی حافظ ملت مفتی۔ سید ابوالبرکات محدث
لاہوری۔ مولانا سید ابوالحسنات شاہ۔ اول صدر جمعیت علمائے۔ پاکستان و صدر تحریک ختم
نبوت۔ شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی حکیم الامت۔ مفتی احمد یار خان گجراتی۔ حضرت
مولانا تقدس علی خان۔ استاذ پیر پگارا۔ خلیل ملت مفتی اعظم۔ مفتی محمد خلیل احمد خاں۔

پیر طریقت مولانا حامد علی خان۔ حجۃ الاسلام استاذ المحدثین جامع منقول و معقول مولانا عطا
محمد بندیالوی۔ فقیر کے مرشد عظیم بارو کریم۔ مولانا محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ علیہ سرکار گولڑہ۔
سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ اور دیگر ہزاروں اکابرین ملت کی نظروں سے یہ ترجمہ بار بار
گذرا بلکہ ان حضرات نے اس کی اشاعت میں سرگرم حصہ لیا بلکہ اپنے تلامذہ، مریدین، متو
سلین، متعلقین کو کنزالایمان کو گھر میں رکھنے کا حکم دیا اور بیٹیوں کے جہیز میں دینے کا حکم
صادر فرمایا۔ ہمارے ضلع جھنگ کے پیران عظام آف پیر کوٹ شریف اور ان کے مرید خاص
موجودہ پیر صاحب پگارا شریف نے اپنے دار العلوم جامعہ راشدیہ کے مفتی اور شیخ الحدیث محمد
رحیم راشدی سکندری سے کنزالایمان کا سندھی زبان میں ترجمہ کرایا اور کافی زر کثیر خرچ
کر کے اس کو شائع کرایا انہیں بھی یہ غلطی نظر نہ آئی گویا یہ سب اکابرین ملت زبیر کی نگاہ

خطابین میں جاھل اور گمراہ تھے "معاذ اللہ" اب اہلسنت کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں
پہلا راستہ ۔ اگر "معاذ اللہ" زبیر سچا ہے تو اعلیٰ حضرت نے غلط ترجمہ کیا۔ جب زبیر خود ہی
بتائے غلط ترجمہ کرنے والا کون ہوتا ہے؟ اس ترجمہ کو صحیح سمجھنے والے اکابرین ملت کیا گمراہ
تھے؟ اگر اہلسنت یہ زہر کی گولی کھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو
دوسرا راستہ ۔ یہ ھے کہ اس گستاخی اور بے ادب کو اور اعلیٰ حضرت کو تفسیر بالرائے کرنے
والا گمراہ سمجھنے والے کو اپنی جماعت سے فوراً نکالنے کا اعلان کیجئے اور اس گستاخی سے کوئی
مذھبی رابطہ نہ رکھیئے اور اسے ایک جدید گمراہ فرقے کا بانی سمجھ کر اس کا شرعی بائیکاٹ کیجئے
جلد ہی فیصلہ کرنا ہوگا

"زبیر کی جہالت"

صفحہ ۴۸ پر بکتا ہے بعض اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ۔ کے عقیدت مند ایسے بھی
ھیں جو معاذ اللہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے بھی
بڑھ کر اور اعلیٰ سمجھتے ہیں یہی وجہ ھے کہ وہ حضور کی صحیح احادیث کو ٹھکرا کر اعلیٰ حضرت کے
ترجمہ کو ہر حال میں صحیح تر قرار دینے پر مصر ہیں

الجواب

اس کے جواب میں لعنتہ اللہ علی الکاذبین پڑھ دینا ہی کافی ھے عقیدہ عصمت انبیاء
علیھم السلام جس کی تفصیل پہلے آچکی ہے نصوص قطعیہ قرآنیہ سے ثابت ھے اس کے
خلاف احادیث یا ماول ہونگی یا پھر واجب امرد "تحقیق الرازی فی الکبیر تحقیق غزالی زبان
در مقالات کا ظمی جس تحقیق حکیم الامت گجراتی۔ جاء الحق" جب احادیث کی تاویل ہو سکتی
ہے تو پھر احادیث کیسے کنزالایمان کے خلاف ہوئیں البتہ زبیر میاں صاحبزادے آپ کی الٹی
سمجھ ھے جس کی بنا پر ترجمہ کنزالایمان کو احادیث کے خلاف سمجھ رہے ہیں
نہ ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ۔ احادیث کے خلاف ہے اور نہ احادیث ترجمہ کے خلاف

۔ اور نہ ھم نے اعلی حضرت کو حضور علیہ السلام سے بڑھایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان کو قرآن وحدیث کے مطابق صحیح کہنے کا مطلب اعلی حضرت کو معصوم بنانا نہیں بلکہ آپ کی شخصیت کو عزت عظمت اور عصمت رسول کا پاسبان ماننا ھے۔ دوسری صورت میں تو اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ۔ کو غلط ترجمہ لکھنے کی وجہ سے گمراہ ماننا ہوگا یہ شقاوت زبیر کے حصہ میں رھے تمام اھلسنت کو خدا اس سے محفوظ رکھے

الجواب الثانی

یہی بات غیر مقلدین کہتے ہیں کہ انتہائی دکھ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ۔ کے عقیدت مند ایسے بھی ھیں جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ۔ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے بھی بڑھ کر اور اعلیٰ سمجھتے ہیں یہی وجہ ھے کہ "حنفی" حضور کی صحیح احادیث " دربارہ رفع یدین۔ فاتحہ خلف الامام۔ آمین بالجہر وغیرہ " کو ٹھکرا کر ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ۔ کے فقہ کو ہر حال میں صحیح قرار دینے پر مصر ہیں۔ غیر مقلدین اور ان کے ہم خیال زبیر میاں دوٹوک الفاظ میں سن لیں فقہ حنفی اور ترجمہ کنزالایمان عین قرآن وحدیث کے مطابق ہے کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ تمہاری پیش کردہ احادیث یا تو ضعیف ھیں یا واجب التاویل یا واجب رد۔ جبکہ تمہارے دلائل کے مقابلہ میں قرآن وحدیث سے دلائل کے انبار موجود ھیں۔ تمہارے دلائل کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں

"اکابرین اھلسنت پر بہتان"

صفحہ ۴۸،۴۹ پر اکابرین اھلسنت پر زبیر یہ بہتان لگاتا ہے کہ ان حضرات "کنزالایمان کو صحیح ماننے والے اکابرین اھلسنت" کی نظر میں اعلی حضرت کے سامنے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور صحابہ کرام کے اقوال کی کوئی اھمیت اور حیثیت نہیں "معاذ اللہ"

الجواب

اس کے جواب میں یہ آیت پڑھ دینا ہی کافی ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت بے شمار - نہ ارشادات پیغمبر کا وہ مطلب جو زبیر کے ذھن کی پیداوار اور نہ اقوال صحابہ کی وہ مراد جو زبیر نے سمجھی - یہ معنی خود زبیر نے گھڑے اور ترجمہ کنزالایمان کے خلاف سمجھ کر یہ ہرزہ سرائی کی اور جن حضرات کا نام صفحہ ۴۹ پر لکھ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک ترجمہ اعلی حضرت غلط ھے یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ میرا کہا ہوا معنی ہی صحیح ہے دوسرے معانی غلط ھیں - ان حضرات اکابرین نے خلاف اولی. الزام وغیرہ معانی لکھ کر یہ دعوی قطعاً نہیں فرمایا کہ آیت کریمہ کا بس یہی ایک معنی ھے امت کی مغفرت قطعاً مراد نہیں اگر کسی مترجم و مفسر نے یہ دعوی کیا ہے تو زبیر دلیل پیش کرے ورنہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے

"ایک خطیب کے خط کا حوالہ"

صفحہ ۴۹ پر ایک خطیب "غالبًا راقم السطور فقیر نثیر" کے حوالے سے زبیر لکھتا ہے ایک خطیب صاحب نے مجھے خط میں لکھا غیر معصوم "چاھے کوئی بھی ہو" اگر خطا کی نسبت حضور کی طرف کرتا ھے تو یہ اس کی خطا ھے کیونکہ وہ غیر معصوم کو خطا کار یا مذنب کہنا غیر معصوم کی خطا ھے مراد چاھے کچھ بھی ہو ہم آپ کے پیش کردہ حوالوں کو عصمت رسول پر قربان کرتے ھیں" زبیر کے نزدیک خط قابل اعتراض ہے

الجواب:

خطیب کے یہ الفاظ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل تھے مگر زبیر نے جو الفاظ ان الفاظ کے جواب میں لکھے لائق افسوس ھیں - ایک طرف ھے غیر معصوم لوگوں کو خطا سے پاک قرار دینا دوسری طرف معصوم کو خطا کار کہنا - زبیر کو غیر معصومین کو تو بچانے کی فکر پڑ گئی اگر معصوم کی عزت عظمت اور عصمت کا خیال نہ آیا - انا للہ وانا الیہ راجعون. جن لوگوں کو

زبیر میاں ... جلیل القدر اولیا علماء اور فقہا سمجھ رہے ہیں ان میں سے کس نے اللہ کے معصوم نبی کو خطا کار مذنب اور گنہگار کہا ہے اگر کوئی تحریر ہے تو زبیر حوالہ پیش کرے ورنہ خوف خدا کرے

نبی معصوم کا گستاخ تو زبیر ہے اب اولیا علما اور فقہا پر یہ بہتان نہ باندھے

. ذنب کا معنی گناہ اور آپ کی ذات سے خدا گناہ دور رکھے آپ کی زندگی اور گناھوں کے درمیان ستر اور پردہ حائل کردے تو کیا اس سے نبی گناھگار ثابت ھوگئے؟" معاذ اللہ "

۲ کسی بزرگ نے ذنب بمعنی الزام یا خلاف اولی کام لکھا تو کیا ان بزرگوں کے نزدیک نبی گناھکار مزنب اور خطاکار ثابت ھوگئے - بریں عقل ودانش بباید گریست عیسی علیہ السلام کا قول ترجمہ اعلی حضرت کی تائید کررہا ہے اللہ تعالے نے ان کی اگلی پچھلی زندگی کو گناہوں سے دور رکھا انہیں اذن شفاعت مل گیا ہے وہی امت کے گناھوں پر مغفرت کی مہر لگوانے کے مجاز ھیں زبیر نے احادیث اور اقوال بزرگان کے معنی گھڑے وہ غیر معصوم کی خطا ہے نہ ہم نے عیسی علیہ السلام کو خطاکار کہا اور نہ صحابہ کرام اولیا علما محدثین کے جو معانی زبیر نے گھڑے ان گھڑے ہوئے معانی کا انکار ضرور ہے نبی معصوم معصوم بے خطا اور البتہ زبیر غیر معصوم غیر معصوم اور خطاکار مذنب اور گنہگار ھے جس نے معصوم نبی کو خطاکار مزنب اور گنہگار لکھا

"زبیر کی اعلی حضرت کی بارگاہ میں گستاخی"

بہر حال اب اعلی حضرت سے اندھی اور کافرانہ عقیدت رکھنے والوں "تمام اکابرین ملت اپنے دادا. نانا. اور والد گمراہی پر بھی زبیر نے فتوی جڑدیا" اور اعلی حضرت کو سب نبیوں اور ولیوں سے افضل سمجھنے والوں "کس نے افضل مانا غیرنبی کو نبی سے افضل ماننا کفر ہے گویا یہ سب اکابرین اھلسنت زبیر فتوی کی رو سے کافر ٹھرے مسلمانوں کو کافر کہنے والا زبیر کون

ہوا" اکابرین ملت "" بولو" لب کشائی کرو اس بدزبان منہ پھٹ کو اپنے مقام پر پہنچاؤ ورنہ عنداللہ جواب دہ ہوگے "کونہ تو کسی حدیث سے قائل کیا جاسکتا ہے" زبیر کے پاس کونسی حدیث ھے جس کا معنی صرف زبیر کا گھڑا ہوا ہی ہو دوسرا معنی نہ ہو سکتا ہو" نہ ان کے سامنے کسی نبی یا ولی کا قول پیش کیا جاسکتا ہے" زبیر نے کس نبی یا ولی کا ایسا قول پیش کیا ہے جس سے اللہ کا معصوم نبی خطاکار ثابت ہوسکے "**شرم۔۔ شرم۔۔ شرم**" وہ تو صرف اعلی حضرت کو مانتے ھیں "ہم اعلی حضرت کو پاسبان عظمت عزت اور عصمت رسول مانتے ہیں" اعلی حضرت کے سوا کسی نبی ولی کو نہیں مانتے" جوابا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنا ہی کافی ھے" زبیر نے انبیا و اولیا کے اقوال کے غلط معنی گھڑھ کر خدا کے غضب کو دعوت دی ترجمہ اعلی حضرت کسی نبی ولی کے قول کے خلاف نہیں"

(زبیری کا اعلحضرت اور آپ کے والد پر بہتان عظیم)

میں خود اعلی حضرت ہی کی تحریر پیش کرتا ہوں جس میں لکھتا ھے اعلی حضرت کے والد محترم اور خود اعلی حضرت نے اور ان کے والد نے حضور کی امت کی مغفرت کا نہیں لکھا اعلحضرت اور آپ کے والد کے ارشادات میں یہ فقرہ کہاں کہ امت کی مغفرت نہیں اگر ھے تو پیش کرو عذاب الہی سے ڈرو اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلو .... فتاوی رضویہ انبیا **المصطفے** کے حوالے جو بے سمجھی اور کج فہمی سے زبیر نے نقل کئے ہیں ان میں کہیں بھی اعلی حضرت یا آپ کے والد نے نہیں لکھا کہ یہاں امت کے گناہ مراد نہیں اعلی حضرت نے یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ جو ترجمہ میں نے آیت کریمہ کا لکھا ھے وہ غلط ھے اور اس ترجمہ کو آپ غلط سمجھتے تو کنزالایمان میں درج نہ فرماتے۔ اور یہ بھی کہیں نہیں لکھا کہ صرف میرا ترجمہ ہی صحیح ھے کوئی اور ترجمہ نہیں ہو سکتا آپ کے نزدیک سنی عقیدہ عصمت انبیا کے مطابق اور ترجمہ بھی صحیح ھے۔ آیت کریمہ کی ایک تفسیری ھے وہ آپ نے کنزالایمان میں لکھا کہ یہاں امت کے گناہ مراد نہیں (**معاذاللہ**) حضور ہی کے گناہ ھیں۔ معاذاللہ گنہگار ھیں اس حوالے کے پیش کرنے سے بھی زبیر کے منہ میں مٹی پڑی... بتاؤ.... اعلی حضرت نے کہاں لکھا ھے کہ ذنبک سے امت کے گناھوں کی مغفرت مراد نہیں اعلی حضرت کی ذات پر جھوٹا الزام لگاتے ھوئے شرم آنی چاہئے۔ ایک **صحیح تفسیر** کی

معارض نہیں ھوتی۔ یہاں معاذاللہ نہ اعلی حضرت فاضل بریلوی کا ایمان خراب ھوا نہ ترجمہ کنزالایمان۔ غلط ثابت ھوا البتہ جھوٹ بول کر زبیر نے اپنا ایمان برباد کیا۔ منافقوں کا حشر ابن ابی کے ساتھ ھوگا ان کی آخرت برباد ھوگی جہنم مقدر ھوگیا۔ جو بھی منکر عصمت رسول ھے اور حضور کو مذنب خاطی اور گنہگار کہتا ھے گستاخ رسول ھے۔ سورہ شعراء کے قول ابراھیمی میں مبنی بر تواضح ھے۔ جس طرح یونس علیہ السلام نے تواضح اپنے آپ کو ظالم کہا۔ تواضح کے کلمے حقیقت پر مبنی نہیں ھوتے نہ ابراھیم علیہ السلام کے حقیقت گناہ ھیں اور نہ یونس علیہ السلام ظالم اور نہ ھمارے آقا مولا صلے اللہ علیہ وسلم خطاکار۔ بہار شریعت ج اول ص ۱۰۱ میں ھے انبیا کرام **علھیم** الصلاہ السلام سے جو لغزشیں واقع ھوئیں ان کا ذکر تلاوت قران و روایت حدیث کے سوا اللہ عزوجل ان کا مالک ھے جس کے حل پر جس طرح چاہئے تعبیر فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ھیں اپنے رب کے لیے کس طرح چاہئیں تواضح فرمائے دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کریگا تو مردود بارگاہ ھو (جس طرح زبیر ھوا) پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش تعبیر کیا حکم ومعالج ہر معنی میں ایک لغزش انبیا آدم علیہ السلام کو دیکھے اگر وہ نہ ھوتی جنت سے نہ اترتے دنیا آباد نہ ھوتی نہ کتابیں اترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ھوتے لاکھوں کروڑوں لغویات کے دروازے بند رھتے ان سب کا فتح باب ایک کا نتیجہ مبارکہ و ثمر طیبہ ھے بالجملہ انبیا **علھیم** السلام کی لغزش مفار شاکن شمار میں ھیں صدیقین رکی حسنات سے افضل واعلے ھے حسنات الابرار سیئات المقربین **(بلفظ)**

جملہ انبیا معاصی سے معصوم ھیں۔ بانی دیوبند نانوتوی نے اپنے رسالہ **تصفیتہ العقائد** میں لکھا انبیا **علھیم** السلام کو معاصی سے معصوم سمجھنا خالی غلطی سے نہیں تو اسی عبارت پر مفتی دیوبند نے کفر کے فتوے دیے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم دیا اکابرین اھلسنت نے بھی اس فتوے کی تائید کی۔ اعلی حضرت نے کہیں بھی ابراھیم علیہ السلام کی طرف خطا کی نسبت نہیں کی۔ بلکہ انہوں تو کلمہ تواضح کا صرف ترجمہ کیا ھے۔ ذنب کے معانی اعلی حضرت نے وہ نہیں لکھے جو زبیری اختراع نے ناجائز کام کیا صدر الافاضل اور مفتی احمد یار خان کے کلام کا خلاصہ حاشیہ خزائن العرفان اور نور العرفان کا خلاصہ یہ ھے کہ سورہ فتح کی آیت مکمل طور پر ناسخ ھے آیت کریمہ ما ادری مایفعل بی ولا بکم کی لیکن زبیری تحقیق ذنبک

میں امت کے گناہ بھی مراد ہیں جو ترجمہ اعلی حضرت میں واضح کیا گیا زبیر میاں صحابہ کو تو معصوم بنا رہے ہیں مگر معصوم نبی کی عصمت پر حملے کر رہے اللہ تعالی انکی سمجھہ سے محفوظ رکھے سرور القلوب از شاہ نقی علی خان کی عبارت تو بالکل بے غبار اس میں حضور کی خطا قطعا مراد نہیں بالفرض ہوں بھی پیشگی معافی اور بالفرض اور محال کے لیے آتا ہے لہذا حضور سے خطا کا صدور محال ہے

فقیر علمائے اہلسنت کی عدالت میں استغاثہ دائر کرتا ہے کہ زبیر نے اعلی حضرت کے ترجمہ کو صاف اور واضح الفاظ میں غلط اور احادیث واقوال صحابہ اولیا علما اور فقہا کے خلاف لکھا ہے

کیا واقعتا ایسا ہے؟ غلط ترجمہ بالرائے تفسیر کرنے والے کے بارے کیا اس شخص نے اعلی حضرت پر کیا فتوی لگایا ہے؟ اور یقینا کنزالایمان صحیح ہے تو اس کو رجوع کرنے پر مجبور کرو ۔اور اگر وہ رجوع نہ کرے تو اس کو جماعت اہلسنت سے خارج کرکے اس کا شرعی بائیکاٹ کرو

فقیر

ابو الرضا اللہ بخش نیر چشتی نقشبندی

از آستانہ عالیہ حوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

حال خطیب پرانی عید گاہ جھنگ صدر

استغاثہ

در عدالت علماء اہلسنت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیاز مندانہ گزارش ہے کہ ایک جدید محقق ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے اپنے رسالہ "مغفرت ذنب" میں ترجمہ کنزالایمان میں "لذنبک" کا معنی غلط اور احادیث کے خلاف لکھا ہے آپ دوٹوک الفاظ میں فیصلہ فرمائیں کہ "لذنبک" کا ترجمہ (تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے، سورۃ فتح آیت، ۲) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے غلط کیا ہے؟ یا

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کی غلط فہمی ہے......؟

اگر صاحبزادہ صاحب کی غلط فہمی ہے تو رجوع کرنے پر مجبور کریں اور

اگر رجوع نہ کرے تو اس کا بائیکاٹ کریں

اور اس کے جماعتِ اہلسنت سے خارج ہونے کا اعلان کریں،

فقط، فوری جواب کا منتظر

ابوالرضا اللہ بخش نیرّ

خطیب پرانی عید گاہ جھنگ صدر، خادم آستانہ عالیہ جوت والا شریف جمن شاہ، ضلع لیہ

سپاہ مصطفیٰ کے اغراض و مقاصد

(۱) پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا
(۲) اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ و اشاعت دین
(۳) شان انبیاء علیہم السلام عظمت اہلبیت و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم۔ مقام اولیاء رحمہا اللہ اور علماء حق مسلک اہلسنت و جماعت فقہ حنفی کا تحفظ
(۴) لادینی تحریکوں اور بد عقیدگی کی حامل قوتوں کے خطرات سے مسلمانوں کو ہر ممکن طریقے سے محفوظ رکھنے کے لئے منظم اور مربوط جدوجہد کرنا
(۵) پاکستانی معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر موجودہ اخلاقی سماجی اور معاشی برائیوں کے خاتمہ کیلئے ایسا موثر نظام وضع کرنا۔ جس سے ہر شخص اسلام کی انقلابی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکے
(۶) غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کر کے ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کرنا
(۷) معاشی اور اقتصادی بد حالی دور کرنے کیلئے مناسب کاروباری اسکیمیں کا اجراء کرنا
(۸) پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کیلئے نوجوانوں میں جذبہ جہاد پیدا کرنا
(۹) مذہب کی آڑ میں تشدد اور دہشت گردی کے رواج دینے والوں کے خلاف جدوجہد کرنا

شعبہ نشر و اشاعت سپاہ مصطفیٰ پاکستان

خوشخبری

عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پڑھ کر یقیناً مسرت ہوگی کہ صاحبزادہ زبیر کی کتاب رت ذنب (المعروف گستاخی نامہ کا مدلل اور محققانہ رد رحیم یار خان سے عنقریب منظر عام پر ہا ہے عصمت انبیاء پر مفتی اعظم رحیم یار خان حضرت علامہ مفتی عبد المجید سعیدی صاحب شہرہ آفاق کتاب

مغفرت ذنب کا آپریشن

بتعاون احباب اہلسنّت رحیم یار خان

وصیت نامہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین ملت الشاہ امام **احمد رضا فاضل بریلوی** (قدس سرہ العزیز)

جس سے اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی شان میں ادنیٰ گستاخی پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخی دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور آج اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا۔ مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہی ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو حجتہ اللہ قائم ہو چکی۔ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہیں آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت و ہلاکت۔

(اعلیٰ حضرت احمد رضا فاضل بریلوی علیہ رحمتہ)